

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنَاهِلُ الصَّلَاةِ

لِسَيِّدِ السَّادَاتِ

(درود شریف کے موسمِ اداہار بادل سید السادات ﷺ کے لیے)

تالیف

شیخ الحدیث و التفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

0301-6002250 -- 0303-4367413

:- ضابطہ :-	
نام کتاب	: مَنَاهِلُ الصَّلَاةِ لِسَيِّدِ السَّادَاتِ
مصنف	: پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
کمپوزنگ	: طارق سعید قادری 0301-6002250
صفحات	: 80
بار اول 1432ھ	: تعداد-1,000
ناشر	: رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا
☆.....☆.....☆	

فہرست مضامین

☆ ۱	اہل اسلام کی پہچان	☆ ۳
☆ ۲-باب اول	: قرآن مجید میں درود شریف پڑھنے کا حکم	☆ ۴
☆ ۳-باب دوم	: فضائل درود پر احادیث	☆ ۱۴
☆ ۴-باب سوم	: درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں	☆ ۴۳
☆ ۵-باب چہارم	: درود شریف پڑھنے کے مواقع	☆ ۴۷
☆ ۶-باب پنجم	: صلوة و سلام کے صیغے	☆ ۶۵

☆.....☆.....☆

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہل اسلام کی پہچان

اس بات پر پوری امت کا اجماع اور اتفاق ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھنا مستحب، نہایت پسندیدہ اور مسلمانوں کی راحت ہے۔ حضرت علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَمَا زَادَ عَلَيَّ ذَلِكَ فَمَنْذُوبٌ وَمُرَغَّبٌ فِيهِ مِنْ سُنَنِ الْإِسْلَامِ، وَشِعَارِ أَهْلِهِ لِيُزِيدَهُ دَرُودَ شَرِيفٍ يُرَدُّ عَلَيْهِ مَرغُوبٌ، مَسْلَمَانُونَ كَالطَّرِيقَةِ وَأَهْلُ الْإِسْلَامِ كَالشَّعَارِ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۶۹۳)۔

درود شریف اذان کے ساتھ بھی پڑھنے کا حکم ہے، نماز میں بھی پڑھنے کا حکم ہے، نماز جنازہ میں بھی پڑھنے کا حکم ہے، مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت بھی پڑھنے کا حکم ہے، اپنے خالی گھر میں داخل ہوتے بھی پڑھنے کا حکم ہے، ہر محفل میں پڑھنے کا حکم ہے۔ ہر دعا کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے حتیٰ کہ ہر وقت درود پڑھنا تجویز کیا گیا ہے۔

اللہ کریم جل شانہ اور اس کے تمام فرشتے علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی ہر وقت حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہے ہیں تو پھر ہم کیوں سستی کریں اور کیوں نہ ہمہ تن وہمہ روح متوجہ ہو کر اس سرالاسرار پر کثرت سے درود شریف پڑھیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَ عَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ۔

ہمارے مرشد کریم قطب الاقطاب فقیہ اعظم حضرت محمد قاسم مشوری قدس سرہ الاقدس فرمایا کرتے تھے کہ: درود شریف اور لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الْاٰیةِ دُو اِیْسے دینیے ہیں کہ اگر بے دھیانی سے بھی پڑھے جائیں تو قبول ہو جاتے ہیں۔

درود شریف کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے، حدیث کی ہر کتاب میں باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے، فقہ کی کتابوں میں نماز کے ضمن میں اسکے مستقل احکام درج ہیں، ہر دور میں علماء و مشائخ علیہم الرحمۃ اس موضوع پر کتابیں لکھتے رہے ہیں، سب کو اللہ کریم جزائے خیر عطا فرمائے اور انکے درجات بلند ہوں۔ فقیر نے بھی انکی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے، میں کوئی چیز نہیں، وہی سب کچھ ہیں۔ جدید دور کی ضروریات کے مطابق فقیر نے احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور صحت بھی بیان کر دی ہے اور کچھ ضروری نکات اور توضیحات کی طرف بھی خصوصی توجہ دی ہے۔

باب اول:

قرآن مجید میں درود شریف پڑھنے کا حکم

اللہ کریم جل شانہ فرماتا ہے: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام اچھے طریقے سے بھیجو (احزاب: ۵۶)۔

صلوٰۃ کے لفظی معنی

صلوٰۃ کے لفظی معنی رحمت اور دعا کے ہیں (المعجم صفحہ ۵۶۵)۔

مفردات الفاظ القرآن میں ہے: قَالَ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ اللُّغَةِ هِيَ الدُّعَاءُ وَالتَّبْرِيكُ وَالتَّمَجِيدُ یعنی بے شمار اہل لغت نے کہا ہے کہ صلوٰۃ سے مراد دعا، تبریک اور تمجید ہے (مفردات راغب صفحہ ۲۹۳)۔

شرعی معنی

اللہ کے اپنے نبی پر صلوٰۃ بھیجنے سے مراد رحمت کرنا ہے اور بندوں کے صلوٰۃ بھیجنے سے مراد دعا کرنا ہے (بخاری جلد ۳ صفحہ ۵۸۲، احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۳۷۰، خازن جلد ۳ صفحہ ۵۱۰، مظہری جلد ۷ صفحہ ۳۷۰ بلکہ تمام مفسرین نے تقریباً یہی بات لکھی ہے)۔
مطالعی المسرات میں ہے: يُصَلُّونَ أَيُّ يَعْطِفُونَ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْطِفُ بِرَحْمَتِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَعْطِفُونَ بِاسْتِغْفَارِهِمْ یعنی يُصَلُّونَ سے مراد محبت کے ساتھ میلان ہے۔ اللہ کا میلان رحمت ہے اور فرشتوں کا میلان استغفار ہے (مطالعی المسرات صفحہ ۲۱)۔

بیضاوی میں ہے: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَعْطِفُونَ بِأَظْهَارِ شَرَفِهِ وَتَعْظِيمِ شَانِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اعْتَبُوا أَيْضًا فَإِنَّكُمْ أَوْلَىٰ بِذَلِكَ لِعِنِّي بِشَيْءٍ اللَّهُ أَوْ اسْكُرْتُمْ فَرَشْتَهُمْ
آپ کی فضیلت کا اظہار اور شان و تعظیم کا اہتمام کرتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اسی بات

کا اہتمام کرو، تم تو اس چیز کے زیادہ حقدار ہو (تفسیر بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۲۵۲)۔

حضرت ابو العالیہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صَلَوَةُ اللَّهِ ثَنَاءٌ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَصَلَوَةُ الْمَلَائِكَةِ الدُّعَاءُ لِعِنِّي اللَّهُ كِي صَلَوَةُ سَمَرِ فَرَشْتَوْنَ كَسَانِي
اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء خوانی ہے اور فرشتوں کی صَلَوَةُ سے مراد دُعا ہے
(بخاری کتاب التفسیر باب قولہ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ)۔

مطالع المسرات میں ہے: اللہ کی صَلَوَةُ سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء اور عظمت کا بیان ہے اور فرشتوں اور دوسروں کی صَلَوَةُ سے مراد اللہ سے اسی چیز میں مزید اضافہ کرنے کی دعا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صَلَوَةُ سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے خیر خواہی کرنا ہے۔ اس معنی کو امام غزالی اور زرکشی نے پسند کیا ہے۔ اس لیے کہ یہ قدر مشترک ہے (مطالع المسرات صفحہ ۲۵)۔

حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے (خزانة العرفان صفحہ ۶۷۹)۔

آپ نے دیکھا کہ ان تمام عبارات میں درود شریف کے ساتھ ثناء، محبت، شان، تعظیم، شرف، عطف (جھکاؤ) جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسی صَلَوَةُ بھیجنے والے کی شان ہوگی ویسے ہی صَلَوَةُ کے معنی ہوں گے۔ لیکن شرف و تعظیم کا لحاظ و اعتناء اللہ، فرشتوں اور مومنین کی صَلَوَةُ میں مشترک طور پر موجود ہے اور یہی درود شریف کا شرعی معنی ہے۔

لِهَذَا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا هِيَ وَنَحْوِ مَرْكَزِ هِيَ جِهَانِ سَمَرِ فَرَشْتَوْنَ كَسَانِي
نعت خوانی، اشعار میں صَلَوَةُ و سلام اور محافل میلاد و قیام کو بنیاد ملتی ہے۔ یہی وہ تعظیم و محبت ہے جسکی وجہ سے ایک عاشق پروانہ وار گنبد خضراء کی طرف لپکتا ہے۔ اسی صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا کا عکس آپ کو اس حدیث شریف میں ملے گا کہ: عَنِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ

مِنْ وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یعنی تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اسکے ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں“ (مسلم حدیث: ۱۶۹، بخاری حدیث: ۱۳، نسائی حدیث: ۵۰۱۳، ۵۰۱۴، ابن ماجہ حدیث: ۶۷)۔

خاص اہمیت اور خاص اہتمام

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا افضل ترین نفلی عبادت ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود درود شریف بھیجا ہے اور اسکے فرشتوں نے بھی، پھر اسکے بعد مومنین کو اس کا حکم دیا ہے، وَ سَائِرُ الْعِبَادَاتِ لَيْسَ كَذَلِكَ باقی تمام عبادات کی یہ صورت حال نہیں ہے (تفسیر قرطبی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۹)۔

علامہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درود شریف تمام عبادات سے افضل ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو باقی عبادات کا حکم دیا ہے مگر درود شریف پہلے خود بھیجا، پھر فرشتوں کو اس کا حکم دیا اور پھر مومنین کو اس کا حکم دیا (مطالع المسرات: ۲۲-۲۱)۔ اللہ اور اس کے فرشتوں کے درود پڑھنے کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ مخالفین، اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان اور رفعت ذکر میں کیا رخنہ اندازی کر سکیں گے؟ جبکہ خود اللہ جو مسبب الاسباب ہے اور اس کے فرشتے جو اس نظام کائنات کو چلانے پر سبب کے طور پر مامور ہیں، سب کے سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمہ وقت درود بھیجنے میں مصروف ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

درود شریف کا مقصود حصول قرب الہی کا ذریعہ

درود شریف کا مقصود و مطلوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب ہے جو قرب

الہی کا اقرب ترین وسیلہ اور ذریعہ ہے اور قرب الہی ہی مومن کا مقصود و مطلوب ہے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الْمَقْصُودُ بِالصَّلَاةِ“ کی سرخی قائم فرماتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: صلوة سے مقصود اللہ کا حکم مان کر اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کرنا ہے۔ ہماری صلوة نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کرنے کے لیے نہیں ہے۔ ہم کہاں اور حضور کہاں۔ دراصل حضور کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ ان سے بڑھ کر کسی احسان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ہم ان احسانات کا کچھ بدلہ تو دے نہیں سکتے البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی بارگاہ میں درود کے نذرانے پیش کرنے کی راہ دکھائی ہے۔ درود شریف پڑھنے کا فائدہ خود پڑھنے والے کو ہی پہنچتا ہے اور وہ درحقیقت اپنی ذات کے لیے ہی دعا کرتا ہے۔ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ درود شریف کا فائدہ اس کے پڑھنے والے کو پہنچتا ہے۔ اس لیے کہ درود پڑھنے میں سچے عقیدے، خلوص نیت، محبت و اطاعت اور ادب و احترام کی جھلک موجود ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر محبت میں ڈوب کر حق غلامی کی ادائیگی اور توفیر و تعظیم کی خاطر درود بھیجنا ایمان کا اعلیٰ ترین شعبہ ہے۔ درود شریف حضور کی نوازشات کا شکرانہ ہے۔ آپ کی عنایات کا شکر ہم پر واجب ہے۔ آپ جہنم سے ہماری خلاصی اور جنت میں دخول کا ذریعہ ہیں، کامیابی کا آسان راستہ، سعادت کے تمام دروازوں کی کشاد اور بغیر کسی حجاب کے عظیم مراتب اور اعلیٰ مناقب کے وصول کا ذریعہ ہیں۔ بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں انکے نفسوں میں سے ہی عالی شان رسول کو بھیجا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (القول البدیع صفحہ ۳۴-۳۵)۔

حصولِ شفاعت کا ذریعہ

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نہایت زبردست بات فرمائی ہے، لکھتے

ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ امت کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس درود شریف کی صورت میں کچھ خدمت گزاری پہنچ جائے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت پر احسانِ شفاعت اس کا بدلہ بن سکے، لہذا اللہ کریم نے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا حکم دیا اِذَا اَدَّ اَنْ تَكُوْنَ لِلْاُمَّةِ عِنْدَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ خِدْمَةِ الْخ (تفسیر قشیری ۶/۲۷۸)۔

تعظیم حبیب کثرتِ درود کا سبب ہے

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: كَثْرَةُ الصَّلَاةِ مُبْتَدَأُ عَنِ التَّعْظِيمِ الْمُفْتَضَى لِلْمُتَابَعَةِ النَّاشِئَةِ عَنِ الْمُحَبَّةِ الْكَامِلَةِ الْمُرْتَبَةِ عَلَيْهَا مُحَبَّةُ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ تَعَالَى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ یعنی کثرت سے درود شریف پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ہے۔ تعظیم اور محبتِ کاملہ ہی اتباع کا تقاضا کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہی اللہ تعالیٰ کی محبت مرتب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا (مراۃ: ۲/۳۳۰)۔

سیاق و سباق اور شانِ نزول

یہ آیت کفار کی ایذا رسانی کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راحت و سکون کی فراہمی کے لیے نازل فرمائی۔ اس آیت سے پہلے ایذا سے منع کرنے کے الفاظ ہیں: وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوا رَسُوْلَ اللَّهِ یعنی تمہیں زیب نہیں دیتا کہ اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاؤ۔ اور اس آیت کے بعد بھی ایذا دینے والوں پر لعنت کی گئی ہے: اَلَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعْنَةُ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا میں اور

آخرت میں، اور ان کے لیے توہین والاعذاب تیار ہے۔

اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دینے پر لعنت آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ يُؤْذِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَتَلُوهُ لِعِثَى كَعْبِ بْنِ أَشْرَفٍ لَوْ كُنَّ قَتْلُكَ كَرِهْتَ؟ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول کو ایذا دیتا ہے۔ صحابہ نے اسے قتل کر دیا [بخاری حدیث: ۲۵۱۰، مسلم حدیث: ۴۶۶۴، ابوداؤد: ۲۷۶۸]۔

کسی بھی صحابی کو گالی دینا اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو اذیت دینا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوا هُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۶۲]۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے انکے ساتھ بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

خصوصاً ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو گالی دینا عین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا ہے، اس لیے کہ زوجہ کو گالی ہی شوہر کے لیے اصل گالی ہے، فَلَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ عَلَى سَائِبِهِمَا

قاضی ابوساب تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کُنْتُ يَوْمًا بِحَضْرَةِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ الدَّاعِيِ بِطَبْرِسْتَانَ، وَ كَانَ يَلْبَسُ الصُّوفَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُوجِّهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ بَعَشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ إِلَى الْمَدِينَةِ السَّلَامِ يُفَرِّقُ عَلَى سَائِرِ وُلْدِ الصَّحَابَةِ وَ كَانَ بِحَضْرَتِهِ رَجُلٌ فَذَكَرَ عَائِشَةَ بِذِكْرِ قَبِيحٍ مِنَ الْفَاحِشَةِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ اضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَلَوِيُّونَ: هَذَا رَجُلٌ مِنْ شِيعَتِنَا، فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ طَعَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَئِكَ مَبْرُؤُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ) (النور: ٢٦)۔

فَإِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ خَبِيثَةً فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيثٌ، فَهُوَ كَافِرٌ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ، فَضْرِبُوا عُنُقَهُ وَ أَنَا حَاضِرٌ .

ترجمہ:- میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق قدس سرہ کے چچا زاد بھائی حضرت حسن بن زید کی خدمت میں حاضر تھا، وہ صوف پہنا کرتے تھے اور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے تھے، ہر سال بیس ہزار دینار مدینہ منورہ میں بھیجا کرتے تھے جو تمام صحابہ کی اولادوں میں تقسیم کر دیے جاتے تھے، ایک آدمی ان کے پاس بیٹھا تھا، اس آدمی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بڑے گندے الفاظ استعمال کیے، آپ نے اپنے خادم سے فرمایا اے لڑکے! اس کی گردن مار دے، علویوں نے کہا یہ ہمارا شیعہ ہے، آپ نے فرمایا: معاذ اللہ یہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں، اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں، اب جو شخص سیدہ عائشہ کو خبیث کہتا ہے وہ دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبیث کہتا ہے (حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طیب و طاہر ہیں اور خبیثوں کو پاک کرنے والے ہیں) لہذا اس کی گردن مار دو، لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور میں پاس موجود تھا (شرح اصول اعتقاد اہل

السنة والجماعة رقم: ۲۳۹۶، الصارم المسلول صفحہ ۷۴)۔

سیاق کلام سے واضح ہو گیا ہے کہ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا کے الفاظ ایذا کے مقابلے پر استعمال ہوئے ہیں۔ جب کفار اور مخالفین کی طرف سے ایذا رسانی کا ہر حربہ استعمال ہو رہا ہے تو مومنین اور غلاموں کی طرف سے راحت و تسکین، تعظیم و توقیر اور رفعتِ شان میں کیوں کسرباتی رہے۔

دروود شریف پڑھنے والے کے لیے ادب والا ہونا ضروری ہے جس طرح نماز روزہ کے لیے ایمان شرط ہے اسی طرح دروود شریف پڑھنے کے لیے بھی ایمان اور ادب شرط ہے۔

مرزا قادیانی بھی دروود شریف لکھتا تھا مگر ختم نبوت کا منکر، نبوت کا مدعی اور ادب و احترام سے عاری تھا۔ یہ شخص نعتیں بھی لکھتا تھا مگر خود کو محمد رسول اللہ بھی قرار دیتا تھا۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک خارجی نے بات کی، اس نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة شریف پڑھی اور پھر کہنے لگا اے علی اللہ سے ڈر، تم نے مرنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہاں وہ تو ٹھیک ہے مگر میں نے ایسے نہیں مرنا بلکہ مجھے شہید کیا جائے گا۔ اس نے کہا آپ کو اس سے اچھا لباس پہننا چاہیے تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ لباس تکبر سے پاک ہے اور اس میں میری پیروی کرنا لوگوں کے لیے آسان ہے (متدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۵۳)۔

حدیث شریف میں ہے کہ: مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ لِعَنِي جُوسِي جِيزَة سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۴۲۵)۔ گویا محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تقاضا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرت سے یاد کیا جائے اور آپ پر کثرت سے دروود شریف پڑھا جائے۔ یہیں سے یہ نکتہ بھی کھلتا ہے کہ علماء و خطباء پر لازم ہے کہ عوام اہل اسلام کو ایسی بات سنائیں جس سے لوگوں کے دلوں میں محبوب

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہو اور ایسی بات اور نام نہاد تحقیق پیش نہ کریں جس سے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں رخنہ پیدا ہوتا ہو۔

علمائے دیوبند میں اگر واقعی کوئی تخلص افراد موجود ہیں اور انہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ہمدردی ہے تو ہم نہایت دکھے ہوئے دل کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ اپنے چار معروف علماء کی معروف متنازع عبارات سے برأت کا اظہار کر دیجیے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے سچی ہمدردی اور وقت کی مصلحت کا یہی تقاضا ہے۔ امت مسلمہ کے اتحاد کا ایک کوہ ہمالیہ طے کرنے کے لیے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اگر آپ اس کا خیر پر آمادہ ہو گئے تو آپ کو میننگ کے دوران ہی تشدد تنظیموں کے کارکنان ٹیلی فون پر دھمکیاں دینا شروع کر دیں گے، مگر اس وقت نظر اپنے خالق و مالک پر رکھنا اور اپنے مؤجد ہونے کا ثبوت دینا۔ باقی رہا انگوٹھے چومنا، میلا د شریف منانا، ذکر بالجمہر، گیارہویں شریف منانا، دعا بعد جنازہ وغیرہ، تو یہ واقعی فروری مسائل ہیں۔

اسم محمد کے مفہوم کا تقاضا

اگر اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے معنی پر غور کیا جائے تو اس اسم گرامی کے اندر ہی کثرتِ درود کا تقاضا موجود ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهُ

فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا تاکہ آپ کی عظمت و بزرگی کا اظہار ہو اور واضح ہو جائے کہ عرش کا مالک محمود ہے تو یہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس نام کو وہ عظمت حاصل ہے کہ اسی سے قیامت کے دن لواء الحمد کا ملنا اور

يَحْمَدُهُ الْاَوْلَؤُنَ وَالْآخِرُونَ ماخوذ ہے (ابن ماجہ حدیث: ۹۰۶) اور يَحْمَدُهُ اَهْلُ

الْجَمْعُ كُلُّهُمْ (بخاری: ۱۴۷۵) ماخوذ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی کثیر التعداد ہیں، جن میں سے کچھ قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں، جیسے محمد، احمد، رسول، نبی، کریم، رؤف، رحیم، منزل، مدثر، رحمۃ للعالمین، امی، خاتم النبیین، داعی، سراج منیر، شہد، بشیر، نذیر، لیسین، طہ وغیرہا۔ اور کچھ احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔

صرف ایک حدیث شریف ملاحظہ کیجیے، فرمایا: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا أَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمَحِّي بِي الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَيَّ عَقِيبِي وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ لَيْسَ فِي مُحَمَّدٍ هُوَ وَاَنَا أَحْمَدُ هُوَ وَاَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ۔ (بخاری حدیث: ۳۵۳۲، مسلم حدیث: ۶۱۰۵)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کی صحیح تعداد کا تعین آج تک کوئی نہیں کر سکا، عام طور پر اللہ تعالیٰ کے معروف ناموں کی تعداد کے برابر ۹۹ نام لکھے جاتے ہیں، بعض علماء نے ہزاروں میں تعداد بیان کی ہے، صاحب دلائل الخیرات قدس سرہ نے بڑی محنت کے بعد ۲۰۱ اسمائے گرامی بیان فرمائے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ:

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا میں کیا کیا کہوں تجھے

☆.....☆

فضائلِ درود پر احادیث

درود شریف کے فضائل اور برکات اور اسکی تاکید پر متواتر احادیث موجود ہیں۔
 علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: وَقَدْ جَاءَتْ الْأَحَادِيثُ
 الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ لِيَتَنَى
 درود شریف کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تواتر کے ساتھ احادیث
 وارد ہیں (تفسیر ابن کثیر ۳/۲۶۳)۔

درود شریف پڑھنے والے کو اللہ کریم کی طرف سے جواب

(۱) - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم
 حدیث رقم: ۹۱۲، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۵۳۰، ترمذی حدیث رقم: ۴۸۵،
 نسائی حدیث رقم: ۱۲۹۶، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۱۵۵۳]۔
 ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

دس مرتبہ جواب، گناہ معاف، درجات بلند

(۲) - عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ
 عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ [نسائی حدیث رقم: ۱۲۹۷، مسند
 احمد حدیث رقم: ۱۲۰۰۴، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۱۵۵۴،
 المصنف لابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۹]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ اسکی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور اسکے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی جو بھی نیکی کرے گا اُسے دس گنا اجر ملے گا۔ لیکن درود شریف ایک ایسا عمل ہے کہ صرف اس کا ثواب ہی دس گنا نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ کے درود کے سامنے محض ثواب نہایت چھوٹی چیز ہے۔ پھر یہیں تک بس نہیں بلکہ دس گناہ بھی معاف اور دس درجات بھی بلند جَزَى اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ۔

اللہ تعالیٰ نے جو معاملہ اپنے ذکر سے کیا وہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے کیا۔ وہاں فرمایا: فَادْكُرُونِي اذْكُرْكُمْ یعنی تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا (بقرہ: ۱۵۲)۔ یہاں فرمایا جو ایک مرتبہ درود پڑھے گا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا (کذا فی القول البدیع: ۱۳۸)۔

معلوم ہوا کہ محبت والوں کو جس گوہر نایاب کی تلاش ہے یعنی قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہ کثرتِ درود میں ہی پہاں ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اور آپ کی باتیں لوگوں تک پہنچانے والے اس میدان میں سب سے آگے ہیں اسلیے کہ یہ زبان سے بھی اور عمل سے بھی درود شریف ہی میں مصروف ہیں۔ یعنی زبانی درود، درودِ قولی ہے اور دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چرچا درودِ فعلی ہے (القول البدیع: ۱۳۰)۔

(۳) - عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ رواه ابن عدی [الجامع

الصغير: ۵۰۳۲]۔ وقال ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر صلوٰۃ بھیجی، اللہ تم پر صلوٰۃ بھیجے گا۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود جواب دیتے ہیں

(۴)۔ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ [ابوداؤد حدیث رقم: ۲۰۴۱، مسند احمد حدیث

رقم: ۱۰۸۲۳، شعب الايمان للبيهقي حدیث رقم: ۱۵۸۱]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ میری روح کو اسکی طرف متوجہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(۵)۔ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا [المعجم الاوسط للطبراني: ۲۶۷۱]۔ وقال الهيثمي رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار صلوٰۃ پڑھی میں خود اس پر دس بار صلوٰۃ پڑھوں گا۔

فرشتے جو ابادروود پڑھتے ہیں

(۶)۔ عَنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيَّ مَا صَلَّى عَلَيَّ، فَلْيَقُلْ مِنْ ذَلِكَ أَوْ يُكْثِرْ [المصنف لابن ابى شيبه

جلد ۲ صفحہ ۳۹۸، الوفا صفحہ ۸۰۴، جلاء الافہام صفحہ ۳۳، القول البدیع صفحہ ۱۲۱]۔ و رواہ احمد عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بلفظ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ صَلَاةً فَلَيَقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْتَبَرُ (مسند احمد ۲/۲۳۳، حدیث: ۶۶۱۳)۔

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جتنی دیر کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے، اس وقت تک فرشتے بھی اس پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اب تم خود سمجھ لو کہ درود کم پڑھنا چاہیے یا زیادہ۔

قیامت کے دن قرب حبیب کا ذریعہ

(۷)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً [ترمذی حدیث رقم: ۴۸۴، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۱۵۶۳]۔ الحدیث حسن لکن صححہ ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ بعض مشائخ علیہم الرضوان نے فرمایا ہے کہ روزانہ کم از کم ۳۰۰ مرتبہ صلوٰۃ شریف پڑھنے والا شخص کثرت سے صلوٰۃ شریف پڑھنے والا کہلائے گا۔ لیکن یہ بات حتمی نہیں بلکہ ان کے اپنے تجربے یا صوابدید سے تعلق رکھتی ہے۔

دور سے بھی صلوٰۃ و سلام پہنچتا ہے

(۸)۔ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَلِهَ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِبًا أُبْلِغْتُهُ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الإيمان للبيهقي حديث رقم: ١٥٨٣]-
الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اسے سنوں گا اور جس نے دور
سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

(٩) - وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ
تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٠٤٢] - سندہ جید۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ اور میری قبر کو عید مت بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو۔ تمہارا
درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(١٠) - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا ، وَلَا
تَتَّخِذُوا بَيْتِي عِيدًا ، صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ يَبْلُغُنِي
أَيْنَمَا كُنْتُمْ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى [مسند ابو يعلى حدیث رقم: ٦٧٥٥ ، جلاء الافهام حدیث
رقم: ٦٧ ، ٦٨ ، ٦٩ ، مجمع الزوائد حدیث رقم: ٣٤٩٧] - الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ،
اور میرے گھر کو عید مت بناؤ، مجھ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو، بے شک تمہارا صلوٰۃ اور سلام مجھ تک

پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

(۱۱) - عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ تَبْلُغُنِي

[رواه الطبرانی ۱۰/۱۶۲، جلاء الافهام: ۶۹]۔ وقال الهیثمی فیہ حمید ابن ابی زینب و لم اعرفه و بقیة رجالہ رجال الصحیح۔

ترجمہ: حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جہاں بھی ہو مجھ پر صلوٰۃ پڑھا کرو۔ تمہاری صلوٰۃ مجھ تک پہنچتی ہے۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود پڑھنے والے کی آواز سنتے ہیں

(۱۲) - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ ، قَالَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ رَوَاهُ

الطَّبْرَانِي لَهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ بِالْفَاظِ مُخْتَلِفَةٍ [المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ۱۶۴۲، جلاء الافهام حديث رقم: ۱۱۰، اسنادہ حسن: قال الحافظ الهیثمی: فیہ راو لم اعرفه، وبقیة رجالہ ثقات، مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۷۲۹۷]۔ وللحديث شواهد يتقوى بها انظر القول البديع صفحة ۱۵۲، ۱۵۳۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور الفاظ مختلف ہیں۔

اس حدیث شریف میں بَلَغَنِي صَوْتُهُ کے الفاظ موجود ہیں یعنی درود پڑھنے

والے کی اپنی آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ واضح ہو گیا کہ فرشتوں کے ذریعے درود شریف پہنچانے کا اہتمام اپنی جگہ، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ڈائریکٹ بھی سنتے ہیں۔

پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام بھی پہنچتا ہے

(۱۳)۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَقْبَرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ اسْمًا عَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ هَذَا فَلَانَ بْنِ فَلَانَ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ [مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۷۲۹۱، ۱۷۲۹۲، بزار حديث رقم: ۱۴۲۵، جلاء الافهام حديث رقم: ۸۷، اللعالي المصنوعه ۲۵۹/۱ وقال صحيح، قال الباني في سلسلة الاحاديث الصحيحة حسن حديث رقم: ۱۵۳۰]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے میری قبر کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جسے تمام مخلوق کو سن سکنے کی طاقت بخشی ہے۔ قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھ تک اسکے نام اور اسکے باپ کے نام سے پہنچا دے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتے صرف دور والوں کا درود شریف ہی نہیں پہنچاتے بلکہ عین قبر انور پر بھی فرشتہ موجود ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر انور پر پڑھا جانے والا درود خود براہ راست بھی سنتے ہیں۔ گویا فرشتے صرف اہتمام کے لیے مقرر ہیں، اس لیے مقرر نہیں کہ حضور سن نہیں سکتے۔

مجالس کو درود شریف سے سجاؤ

(۱۴)۔ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ: زَيْنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَوَاتِكُمْ عَلَيَّ نُورٌ لَكُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رواه الديلمي في مسند الفردوس [الجامع الصغير: ٤٥٨٠]۔ الحديث ضعيف
ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا: اپنی مجالس کو مجھ پر درود پڑھ کر سجایا کرو، بے شک تمہارا مجھ پر صلوة پڑھنا قیامت کے
دن تمہارے لیے نور ہوگا۔

(۱۵)۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: زَيْنُوا مَجَالِسَكُمْ
بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ النَّبِيِّ وَبِذِكْرِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ [جلاء الافهام صفحہ ۱۸۸،
القول البديع صفحہ ۱۳۴، و فی كشف الغمہ ۱/۳۲۵ مرفوعاً]۔

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اپنی مجلسوں کو نبی (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) پر درود کے ذریعے اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے ذکر کے ذریعے سجایا کرو۔

ذکر درود کی محفل میں فرشتوں کی شرکت

(۱۶)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِذَا مَرُّوا بِحَلَقِ الذِّكْرِ، قَالَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ: اقْعُدُوا، فَإِذَا دَعَا الْقَوْمُ أَمَّنُوا عَلَيَّ دُعَائِهِمْ، فَإِذَا صَلُّوا عَلَيَّ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا مَعَهُمْ حَتَّى يَفْرَغُوا، ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ: طُوبَىٰ لِهَؤُلَاءِ يَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ. رواه أبو سعيد القاص في فوائدہ
(جلاء الافهام صفحہ ۲۱، القول البديع صفحہ ۱۲۳)۔ له شواهد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا: بے شک اللہ کے فرشتوں میں سے کچھ زمین میں گردش کرتے ہیں جب وہ ذکر کے
حلقوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بعض دوسروں سے کہتے ہیں بیٹھ جاؤ۔ جب وہ حلقے

والے دعا کرتے ہیں تو یہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة پڑھتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ صلوة پڑھتے ہیں حتیٰ کہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض دوسروں سے کہتے ہیں: ان سب کو خوشخبری ہو یہ بخشش پا کر لوٹے ہیں۔

حاجت روائی کی غرض سے درود شریف

(۱۷) - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ، لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا أَقْضَيْتَهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۴۷۹،

ابن ماجہ حدیث رقم: ۱۳۸۴]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا اولاد آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو، وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ کی ثناء کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے۔ پھر کہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلم والا کریم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کر نیوالی چیزیں مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے سامان مانگتا ہوں۔ میرا کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ جسے تو معاف نہ کر دے اور کوئی مشکل نہ چھوڑ

جسے تو حل نہ کر دے اور کوئی حاجت نہ چھوڑ جو تیری رضا کا باعث ہو جسے تو پورا نہ کر دے، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

تنگدستی کا علاج

(۱۸)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرَ [جلاء الافهام صفحہ ۲۰۷]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھنا غربت کو دور کرتا ہے۔

سوحا جتیں پوری ہوں گی

(۱۹)۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، قَضَى اللَّهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِينَ مِنْهَا لِآخِرَتِهِ، وَثَلَاثِينَ مِنْهَا لِلدُّنْيَا [جلاء الافهام صفحہ ۲۱۱، القول البديع ۱۳۴]۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر روزانہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی ۱۰۰ حاجتیں پوری کرے گا، ان میں سے ۷۰ آخرت کی حاجتیں اور ۳۰ دنیا کی حاجتیں ہیں۔

استغفار، ذکر شریف اور درود شریف

(۲۰)۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَهَبَ لَكُمْ دُنُوبَكُمْ عِنْدَ الْإِسْتِغْفَارِ، فَمَنْ اسْتَغْفَرَ بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ غَفَرَ لَهُ، مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ رَاحِمٌ مِّمَزَانُهُ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [جلاء الافهام
صفحہ ۵۵، جامع الاحادیث: ۲۷۶۴۷، کنز العمال: ۴۴۲۶۹، القول البديع
صفحہ ۱۲۸]- ضعیف جداً

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا: بے شک جب تم استغفار کرتے ہو تو اللہ
عزوجل تمہارے گناہ تمہارے سپرد کر دیتا ہے، تو جو سچی نیت سے استغفار کرتا ہے اس کی
بخشش ہو جاتی ہے، جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کا میزان بھاری ہو گیا اور جس نے مجھ پر صلوة
پڑھی میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

اس حدیث میں استغفار، ذکر اور درود شریف کی فضیلت اکٹھی بیان ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ مہمان کی حیثیت سے سیدنا امیر معاویہ رضی
اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک خادم نے عرض کیا
حضور میں ایک مالدار آدمی ہوں مگر میرے پاس اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس
سے اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا کرے، سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو۔
وہ آدمی کثرت سے استغفار کرنے لگا، حتیٰ کہ روزانہ سات سو مرتبہ پڑھنے لگا، اسکے ہاں دس
بیٹے پیدا ہوئے۔ یہ بات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی، تو آپ نے اس آدمی
سے فرمایا: کیا تم نے سیدنا حسن سے نہیں پوچھا تھا کہ اولاد کیلئے استغفار کا وظیفہ انہوں نے
کہاں سے لیا ہے؟ کچھ عرصہ کے بعد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ دوبارہ حضرت امیر معاویہ
رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، تو اس آدمی نے پوچھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
کیا تم نے حضرت ہود علیہ السلام کا قول قرآن میں نہیں پڑھا: وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ
تَوْبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا
مُجْرِمِينَ (ہود: ۵۲) اور حضرت نوح علیہ السلام کا قول فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ

غَفَّارًا يُرْسِلَ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَمْزِجُ لَكُمْ السَّيْلَانَ كَالْمِخْلَصِ
وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا (نوح: ۱۰، ۱۱، ۱۲) (تفسیر مدارک جلد ۲/صفحہ ۳۵۷)۔

وصل کا ذریعہ

(۲۱)۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لَوْلَا أَنْ أَنَسَ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَا تَقَرَّبْتُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
(القول البدیع صفحہ ۱۲۸)۔

ترجمہ: اگر میں اللہ کے ذکر سے انس حاصل نہ کر چکا ہوتا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درویشرف کے علاوہ کسی دوسری چیز کے ذریعے اللہ تعالیٰ عزوجل کا قرب حاصل نہ کرتا۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر سب سے افضل و نافع ہے،
وَلَدِّكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ (العنکبوت: ۲۵)۔

احمر مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے، حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے
رہتے تھے (مسلم حدیث: ۸۲۶)۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے
فرمایا: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ یعنی تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر
رہے (ترمذی حدیث: ۳۳۷۵، ابن ماجہ حدیث: ۳۷۹۳)۔ دوسری طرف معلم انسانیت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے ہر وقت درویشرف پڑھنا
تجویز فرمایا (ترمذی حدیث: ۲۳۵۷)۔

اللہ والے جس وظیفہ کے ذریعے یا جس فکر اور تصور کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا وصل
حاصل کرتے اور انس حاصل کرتے ہیں اور ان کی لائن اللہ تعالیٰ کے ساتھ سیدھی ہو جاتی ہے

تو اسے انکی نسبت کہا جاتا ہے۔ مثلاً کسی کو اسم جلالت یعنی ”اللہ“ بغیر تصور کے بولنے سے وصل نصیب ہوا تو یہی اس ولی کی نسبت ہے، یا کسی کو اسم ذات کا تصور کرنے سے وصل نصیب ہوا تو یہی اس کی نسبت ہے، یا کسی کو نفس کی مخالفت سے وصل نصیب ہوا تو یہی اسکی نسبت ہے، یا کسی کو درود شریف کا کوئی خاص صیغہ پڑھنے سے وصل نصیب ہوا تو یہی اسکی نسبت ہے وغیرہ۔ ہر وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر شریف کرنے والی احادیث اور ہر وقت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والی حدیث میں مطابقت پیدا کرنے کی یہی صورت ہے۔ کاملین اپنی نسبت کے علاوہ دوسری نسبتوں کی نفی نہیں کرتے بلکہ بعض کو کئی کئی نسبتیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن ان کاملین کے کچھ مرید جب اپنے مرشد کا رجحان دیکھ کر اسکی رغبت کے بارے میں کچھ اندازہ لگا لیتے ہیں تو اپنے مرشد کے اس انس، رغبت اور نسبت کے علاوہ دوسری رغبتوں اور نسبتوں کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں، یہی چیز جب عقیدہ بنا کر کتابوں میں شائع کر دی جاتی ہے تو غیر ضروری اختلافات اور تفرقہ بازی جنم لیتی ہے۔

درود شریف اور محبت حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲۲)۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرَّقَابِ، وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّيْفِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [القول البدیع صفحہ ۱۲۶، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۵۶]۔

ترجمہ: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اللہ کی راہ میں تلوار کے ساتھ جہاد کرنے سے افضل ہے۔

(۲۳)۔ رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي وَيَقُولُ: يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ

لَقَدْ كَانَ جِدْعُ تَخْطُبِ النَّاسِ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ اتَّخَذَتْ مِنْبَرًا لِتُسْمِعَهُمْ
فَحَنَّ الْجِدْعُ لِفِرَاقِكَ حَتَّى جَعَلَتْ يَدَكَ عَلَيْهِ فَسَكَنَ فَأَمْتِكَ كَأَنَّكَ أَوْلَى
بِالْحَنِينِ إِلَيْكَ لَمَّا فَارَقْتَهُمْ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ
فَضِيلَتِكَ عِنْدَهُ أَنْ جَعَلَ طَاعَتَكَ طَاعَتَهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيلَتِكَ عِنْدَهُ أَنْ
أَخْبَرَكَ بِالْعَفْوِ عَنْكَ قَبْلَ أَنْ يُخْبِرَكَ بِالذَّنْبِ فَقَالَ تَعَالَى عَفَا اللَّهُ عَنْكَ
لِمَ أَدْنَتْ لَهُمْ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيلَتِكَ عِنْدَهُ أَنْ
بَعَثَكَ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَذَكَرَكَ فِي أَوْلِهِمْ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ
النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ الْآيَةَ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيلَتِكَ عِنْدَهُ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ يَوَدُّونَ أَنْ يَكُونُوا قَدْ أَطَاعُواكَ
وَهُمْ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا يُعَدِّبُونَ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ ، بِأَبِي أَنْتَ
وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ كَانَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ أَعْطَاهُ اللَّهُ حَجْرًا تَنْفَجِرُ مِنْهُ
الْأَنْهَارُ فَمَا ذَا بِأَعْجَبَ مِنْ أَصَابِعِكَ حِينَ نَبَعَ مِنْهَا الْمَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ،
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَعْطَاهُ اللَّهُ الرِّيحَ
غَدَوْهَا شَهْرٌ وَرَوَّاحُهَا شَهْرٌ فَمَا ذَا بِأَعْجَبَ مِنَ الْبُرَاقِ حِينَ سَرَيْتَ عَلَيْهِ إِلَى
السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ثُمَّ صَلَّيْتَ الصُّبْحَ مِنْ لَيْلَتِكَ بِالْأَبْطَحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ،
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ كَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ أَعْطَاهُ اللَّهُ إِحْيَاءَ
الْمَوْتَى فَمَا ذَا بِأَعْجَبَ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ حِينَ كَلَّمْتِكَ وَهِيَ مُشْوِيَةٌ
فَقَالَتْ لَكَ الدِّرَاعُ لَا تَأْكُلْنِي فَإِنِّي مَسْمُومَةٌ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَقَدْ دَعَا نُوحٌ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَيَّ الْأَرْضَ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا وَلَوْ

دَعَوْتُ عَلَيْنَا بِمِثْلِهَا لَهْلِكُنَا فَلَقَدْ وَطِئَ ظَهْرُكَ وَأُدْمِيَ وَجْهُكَ وَكُسِرَتْ
رُبَاعِيَّتُكَ فَأَبَيْتَ أَنْ تَقُولَ إِلَّا خَيْرًا فَقُلْتَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ ، يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ اتَّبَعَكَ فِي قَلْبِ سِنِّكَ وَقَصْرِ
عُمُرِكَ مَا لَمْ يَتَّبِعْ نُوحًا فِي كَثْرَةِ سِنِّهِ وَطُولِ عُمُرِهِ وَلَقَدْ آمَنَ بِكَ الْكَثِيرُ
وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا الْقَلِيلُ ، يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَمْ تُجَالِسْ إِلَّا
كُفْرًا لَكَ مَا جَالَسْتَنَا ، وَلَوْ لَمْ تَنْكِحْ إِلَّا كُفْرًا لَكَ مَا نَكَحْتَ إِيَّانَا ، وَلَوْ لَمْ
تُؤَاكِلْ إِلَّا كُفْرًا لَكَ مَا وَاكَلْتَنَا ، فَلَقَدْ وَاللَّهِ جَالَسْتَنَا وَنَكَحْتَ إِيَّانَا وَوَاكَلْتَنَا
وَلَبَسْتَ الصُّوفَ وَرَكِبْتَ الْحِمَارَ وَأَرْدَفْتَ خَلْفَكَ وَوَضَعْتَ طَعَامَكَ
عَلَى الْأَرْضِ وَلَبَعَثْتَ أَصَابِعَكَ تَوَاضِعًا مِنْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم

(احياء العلوم صفحہ ۳۸۶، ۳۸۷ از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)۔ قال العراقی رحمۃ
اللہ علیہ: هو غریب بطولہ من حدیث عمر وهو معروف من أوجه أخرى يقول الفقیر
المؤلف: فثبت انه حسن

فحدیث حنین الجذع متفق علیہ من حدیث جابر وابن عمر (بخاری حدیث: ۹۱۸،
۳۵۸۳) وحدیث نبع الماء من بین أصابعه متفق علیہ من حدیث أنس وغيره (بخاری حدیث: ۱۶۹،
مسلم حدیث: ۲۲۷۹)۔ وحدیث الإسراء متفق علیہ من حدیث أنس دون ذکر صلاة الصبح
بالأطح (بخاری حدیث: ۳۸۸۷، مسلم حدیث: ۱۶۲)۔ وحدیث كلام الشاة المسمومة رواه أبو
داود من حدیث جابر وفيه انقطاع (ابوداؤد حدیث: ۴۵۱۰)۔ وحدیث أنه دمی وجهه وكسرت
رباعيته متفق علیہ من حدیث سهل بن سعد فی غزوة أحد (بخاری حدیث: ۲۹۰۳، مسلم
حدیث: ۱۷۹۰)۔ وحدیث اللهم اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون رواه البيهقي في دلائل
النبوة (۲/۳)۔ والحديث في الصحيح من حدیث ابن مسعود أنه صلى الله عليه وسلم حكاه عن
نبي من الأنبياء ضربه قومه (بخاری حدیث: ۳۴۷۷، مسلم حدیث: ۱۷۹۲)۔ وحدیث لبس
الصوف رواه الطيالسي من حدیث سهل بن سعد (مسند ابوداؤد طيالسي حدیث:
۲۱۴۸)۔ وحدیث ركوبه الحمار وإردافه خلفه متفق علیہ من حدیث أسامة بن زيد (بخاری حدیث
: ۴۵۶۶، مسلم حدیث: ۵۳۸۶)۔ وحدیث وضع طعامه بالأرض رواه أحمد في الزهد من حدیث
الحسن مرسلًا وللبخاری من حدیث أنس ما أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان قط

(بخاری حدیث: ۵۳۸۶)۔ و حدیث لعقہ أصابعہ رواہ مسلم من حدیث کعب بن مالک و أنس بن مالک (مسلم حدیث: ۲۰۳۲)۔

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو اس کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے سنا۔ وہ رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! کھجور کا ایک تنا تھا جسکے ساتھ آپ ٹیک لگا کر لوگوں کو خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ نے ایک منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو خطاب کرنا شروع کر دیا، تو کھجور کا وہ تنا آپ کے فراق میں رونے لگا تھا، حتیٰ کہ آپ منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ مبارک اس تنے پر رکھ دیا تو اسے سکون مل گیا۔ جب آپ اپنی امت سے جدا ہوئے تو آپ کی امت اس تنے سے زیادہ دکھی ہے اور زیادہ شفقت کی حقدار ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کو یہ مقام حاصل ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا: جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ کو اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں یہ عزت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی بات پر ٹوکنے سے پہلے آپ کو معاف کر دینے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: اللہ نے آپ کو معاف کیا آپ نے انہیں اجازت کیوں دی؟ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ میں یہ مرتبہ حاصل ہے کہ اس نے آپ کو تمام نبیوں کے بعد بھیجا لیکن آپ کا ذکر سب سے پہلے رکھتے ہوئے فرمایا: جب ہم نے تمام نبیوں سے وعدہ لیا، آپ سے بھی، اور نوح سے بھی اور ابراہیم سے بھی۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ کو اللہ کریم کی بارگاہ میں یہ اعزاز حاصل ہے کہ دوزخی لوگ اس بات پر حسرت کریں گے کہ کاش انہوں نے آپ کی اطاعت کی ہوتی جب کہ انہیں جہنم کے طبقات میں عذاب دیا جا رہا ہوگا تو کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کا کہا مانا

ہوتا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اگر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پتھر عطا فرمایا تھا جس میں سے نہریں پھوٹ پڑی تھیں تو اس سے زیادہ کمال کی بات یہ تھی کہ جب آپ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے پھوٹ پڑے تھے۔ آپ پر اللہ کا درود ہو۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہوا پر حکومت عطا فرمائی تھی جو صبح کو ایک ماہ کا فاصلہ طے کر لیتی تھی اور شام کو بھی ایک ماہ کا فاصلہ طے کر لیتی تھی تو اس سے زیادہ کمال کی بات یہ تھی کہ جب آپ براق پر سوار ہو کر راتوں رات ساتویں آسمان تک گئے اور پھر اسی رات صبح کی نماز واپس مکہ شریف میں آ کر پڑھی۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اگر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا تو اس سے عجیب تر بات یہ تھی کہ جب بھنی ہوئی بکری کی ٹانگ نے آپ کو بول کر عرض کیا تھا کہ مجھے مت کھائیں مجھ میں زہریلی ہوئی ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے خلاف دعا کی تھی کہ اے میرے رب کافروں کا ایک گھر بھی زمین پر باقی نہ رہنے دے، اگر آپ بھی ہمارے خلاف اسی طرح دعا کر دیتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔ حالانکہ آپ کی پشت مبارک کو روندنا گیا اور آپ کے چہرہ اقدس کو خون آلود کر دیا گیا اور آپ کے سامنے کے دانت مبارک شہید کیے گئے مگر آپ نے بھلائی ہی بولی اور بد عادی سے انکار کر دیا اور فرمایا: اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ لوگ جانتے نہیں۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! تھوڑے سے سالوں میں اور آپ کی مختصر سی عمر میں اتنے زیادہ لوگوں نے آپ کی تابعداری کی کہ حضرت نوح علیہ السلام کے طویل عرصے اور لمبی عمر کے باوجود اتنے لوگ ان کے پیروکار نہ بنے۔ آپ پر زیادہ لوگ ایمان لائے اور ان پر تھوڑے لوگ ایمان لائے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اگر آپ صرف اپنے ہمسر لوگوں کے پاس ہی بیٹھتے تو ہمیں اپنے پاس ہرگز نہ بیٹھنے دیتے، اگر آپ اپنے ہم سر لوگوں سے ہی رشتہ داریاں

کرتے تو ہمارے ساتھ ہرگز رشتہ داری قائم نہ کرتے۔ اگر آپ اپنے ہمسروں پر ہی اعتماد رکھتے تو ہم پر ہرگز اعتماد نہ رکھتے۔ لیکن اللہ کی قسم آپ تو ہمارے پاس بیٹھے بھی رہے، ہم میں نکاح بھی کیے ہم پر اعتماد بھی کیا، آپ نے اونی لباس زیب تن فرمایا، گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے ہمیں بٹھایا، اپنا کھانا زمین پر رکھ کر کھایا، اور کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹیں۔ یہ سب کام تواضع کی وجہ سے تھے۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ۔

گناہ اس طرح مٹتے ہیں جیسے آگ پر ٹھنڈا پانی پڑے

(۲۴)۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْحَقَ لِلدُّنُوبِ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ أَفْضَلُ مِنْ عَيْتِي الرَّقَابِ [الشفاء جلد ۲ صفحہ ۶۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة پڑھنا گناہوں کو اس سے بھی زیادہ مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آپ پر سلام کئی غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

عام طور پر مسلمانوں میں یہ بات مشہور ہے کہ درود شریف ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کی بنیاد اس حدیث سے ثابت ہو رہی ہے اور تجربہ اس پر شاہد ہے۔ بلاشبہ گناہوں سے جلال اور غضب کو دعوت دی جاتی ہے جبکہ درود شریف کا جمال گناہوں کی حرارت کو ٹھنڈا کر کے رکھ دیتا ہے۔ ٹھنڈا ہونے سے مراد جمالی ہونا ہے۔

درود شریف پاک کرتا ہے

(۲۵)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ [ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۹، الجامع الصغير: ۵۰۳۱]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: مجھ پر صلوٰۃ بھیجو، تمہارا مجھ پر صلوٰۃ بھیجنا تمہیں پاک کر دینے کا ذریعہ ہے۔

حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حبیب بنو

(۲۶)۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَ الْمُصَلِّي عَلَيَّ حَبِيبِي فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ حَبِيبًا لِلْحَبِيبِ فَلْيَكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ الْحَبِيبِ یعنی میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھ پر درود پڑھنے والا میرا حبیب ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ حبیب کا حبیب بنے تو اسے چاہیے کہ حبیب پر کثرت سے درود پڑھے (خزیمہ الاسرار الکبریٰ صفحہ ۲۰۸)۔

(۲۷)۔ وَعَنْ أَبِي بِن كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوَاتِي؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ، قُلْتُ الرَّبْعَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ فَالثَّلَاثِينَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَوَاتِي كُلَّهَا، قَالَ إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيُكْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۵۷، مستدرک حاکم حدیث: ۳۶۲۹]۔ الحدیث

صحیح صحیحہ الحاکم و وافقہ الذہبی

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا۔ فرمائیے اپنی طرف سے کتنا درود پڑھوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھا حصہ، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف، فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں ہی لگاؤں گا۔ فرمایا: پھر یہ تیرے تمام اہم کاموں کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہوں کو معاف کرادے گا۔

آواز دیں گے یا احمد، یا احمد۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے بلیک اے انسانوں کے باپ۔ وہ فرمائیں گے آپ کے اس امتی کو جہنم میں لے کر جا رہے ہیں۔ میں اپنا تہبند مضبوط کروں گا اور اس کے پیچھے بھاگ پڑوں گا اور کہوں گا اے میرے رب کے فرشتو ٹھہر جاؤ۔ وہ کہیں گے ہم بڑے سخت لوگ ہیں، ہمیں اللہ کی طرف سے جو حکم ملتا ہے کر گزرتے ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے مجبور دیکھیں گے تو اپنی داڑھی مبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف متوجہ ہو کر عرض کریں گے، اے میرے رب آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ میری امت کے بارے میں مجھے رسوا نہیں کریں گے۔ اللہ کریم فرمائے گا محمد کی بات مانو اور اس آدمی کو واپس لے آؤ۔ میں اپنی جیب سے ایک سفید پرچہ نکالوں گا اور ترازو کے دائیں پلڑے میں رکھ دوں گا اور کہوں گا بسم اللہ۔ اس کی نیکیاں گناہوں سے بھاری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کی کوشش کامیاب ہوئی اور اس شخص کا نامہ اعمال بھاری ہو گیا، اسے جنت میں لے جاؤ۔ وہ شخص کہے گا اے اللہ کے فرشتو ٹھہر جاؤ میں اللہ کے اس پیارے سے ایک بات پوچھ لوں۔ وہ کہے گا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کا چہرہ کتنا حسین ہے اور آپ سر سے پاؤں تک سراپا حسن ہیں، آپ کون ہیں؟ آپ نے میرے گناہ واپس کر دیے اور میری خستہ حالی پر رحم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد ہوں اور یہ تیرا درود ہے جو تو مجھ پر پڑھتا رہا۔ اس درود نے مشکل کے وقت تجھ سے وفا کی ہے (القول البدیع صفحہ ۱۲۹، خصائص

کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۵)۔ قال الامام السنخاوی رحمة الله عليه سنده هالك

(۳۱)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي يَرْعُدُ عَلَيَّ الصِّرَاطِ كَمَا تَرَعُدُ السَّعْفَةُ فَبَجَاءَ تُوهُ صَلَاتُهُ عَلَيَّ فَسَكَنْتُ رَعْدَتُهُ [الخصائص الكبرى ۲/ ۴۵۶]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا جو پل صراط پر لڑکھڑا رہا تھا

جیسے کھجور کی شاخ کا پتی ہے، اتنے میں وہ درود اس کے پاس پہنچ گیا جو وہ مجھ پر پڑھتا تھا، اس کا کاٹنا ختم ہو گیا۔

(۳۲)۔ عَنْ كَعْبِ الْأَخْبَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى يَا مُوسَى! اتَّحِبُّ أَنْ لَا يَنَالَكَ مِنْ عَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَأَكْبِرِ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [القول البديع صفحة ۱۳۰، خصائص كبرى جلد ۲ صفحة ۴۵۸]۔

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ عزوجل نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ کو پیاس نہ لگے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ اللہ کریم نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

(۳۳)۔ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَتَّبِعُهُ، فَفَزِعَ عُمَرُ، فَاتَاهُ بِبِطْهَرَةٍ مِنْ خَلْفِهِ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فِي مَشْرِيبَةٍ، فَتَنَحَّى عَنْهُ مِنْ خَلْفِهِ حَتَّى رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ: أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حِينَ وَجَدْتَنِي سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّي، إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ ذَرَجَاتٍ [المعجم الصغير للطبراني: ۱۰۱، فضل الصلوة على النبي صفحة ۴-۵، تفسير ابن كثير ۳/۶۹۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لیے نکلے تو آپ نے کوئی آدمی نہ پایا جو آپ کے پیچھے جاتا۔ حضرت عمر بھاگ پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پانی کا لوٹا لے کر پیچھے پہنچ گئے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی پینے کی جگہ پر سجدے میں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سے ہٹ گئے حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور

فرمایا: اے عمر آپ نے اچھا کیا کہ مجھے سجدے میں دیکھا تو ہٹ گئے۔ میرے پاس جبریل آئے تھے اور بتایا کہ: جب آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار صلوة پڑھے گا تو اللہ اس پر دس بار صلوة پڑھے گا اور دس درجات بلند کرے گا۔

(۳۴)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ نَحْلًا، فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ؟ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ [مسند احمد: ۱/۱۹۱، مستدرک

حاکم: ۱/۲۲۲، الوفا صفحہ ۸۰۴]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور کھجوروں کے باغ میں داخل ہو گئے اور سجدے میں پڑ گئے۔ آپ نے اتنا لمبا سجدہ فرمایا کہ مجھے ڈر لگا کہ شاید آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ میں پریشان ہو کر قریب گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور بیٹھ گئے۔ مجھ سے فرمایا عبدالرحمن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھ پر آپ کے وصال کا خوف طاری ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں خود اس پر درود پڑھوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں خود اس پر سلام بھیجوں گا۔ یہ بات مجھے اتنی پیاری لگی کہ میں نے شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا۔

(۳۵)۔ حضرت سیدنا اسہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی غربت اور معاشی تنگدستی کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہا کرو خواہ کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، اسکے

بعد مجھ پر سلام کہا کرو (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ) اور اسکے بعد صرف ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ (پوری سورۃ) پڑھا کرو۔ اس آدمی نے اس پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کھول دیا حتیٰ کہ اسکے پڑوسیوں اور شہد دار تک اس کا فیض پہنچا (القول البدیع صفحہ ۱۳۵)۔

(۳۶)۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَذْرُكُ الرَّجُلَ وَوَلَدَهُ وَوَلَدَةَ وَوَلَدَهُ رَوَاهُ ابْنُ بَشْكُوَالِ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ (القول البدیع صفحہ ۱۳۶)۔

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا فیض پڑھنے والے کو بھی ملتا ہے اور اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد تک اس کا فیض جاری ہوتا ہے۔

(۳۷)۔ ابوالقاسم تمیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ: ایک آدمی سیدنا خضر علیہ السلام سے ملا۔ اس آدمی نے کہا: سب سے افضل عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة پڑھنا ہے۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے فرمایا: سب سے افضل درود وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے وقت اور اسے لکھتے وقت پڑھا جائے۔ زبان سے بیان ہو رہا ہو اور کتاب میں لکھا جا رہا ہو، کیا ہی لطف آئے اور کیا ہی سرور ہو۔ جب ایسی مجلس میں لوگ حاضر ہوں تو میں ایسی مجلس میں حاضر ہوتا ہوں إِذَا اجْتَمَعُوا لِذَلِكَ حَضَرْتُ ذَلِكَ الْمَجْلِسَ (القول البدیع صفحہ ۲۳۶-۲۳۷)۔

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابو بکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا تھا، اوپر سے حضرت ابو بکر شبلی آ گئے، انہیں دیکھ کر ابو بکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے، انہیں گلے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے کہا حضور آپ شبلی کا اتنا احترام کر رہے ہیں حالانکہ آپ بھی اور بغداد کے سارے لوگ بھی انہیں مجنون سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اسی طرح کیا ہے جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، اوپر

أَقُولُ: وَمِنَ الْحَاضِرِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْعِلَّةَ فِي مَنْعِ السَّلَامِ مَا قَالَهُ النَّوَوِيُّ فِي عِلَّةِ مَنْعِ الصَّلَاةِ أَنَّ ذَلِكَ شِعَارُ أَهْلِ الْبِدْعِ ، وَلِأَنَّ ذَلِكَ مَخْصُوصٌ فِي لِسَانِ السَّلَفِ بِالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا أَنَّ قَوْلَنَا عَزَّ وَجَلَّ مَخْصُوصٌ بِاللَّهِ تَعَالَى ، فَلَا يُقَالُ مُحَمَّدٌ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَ عَزِيزًا جَلِيلًا-

ترجمہ: سلام بھیجنے کا مسئلہ اس طرح ہے کہ لسانی نے جو ہر التوحید کی شرح میں امام جوینی سے نقل کیا ہے کہ یہ صلوة کے معنی میں ہے، لہذا کسی غائب کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی انبیاء کے علاوہ کسی پر اکیلے استعمال ہوگا، لہذا نہیں کیا جائے گا، علی علیہ السلام، اور اس میں زندہ اور فوت شدہ برابر ہیں، ہاں مگر حاضر کو السلام علیکم کہنا جائز ہے اور اس پر اجماع ہے۔ میں کہتا ہوں: کہ حاضر کی طرف سے السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہنا بھی جائز ہے، اور ظاہر ہے کہ سلام کو منع کرنے کی وجہ اور علت وہی ہے جو امام نووی نے صلوة کو منع کرنے کی علت بیان کی ہے، کہ یہ اہل بدعت کی پہچان اور شعار ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ اسلاف کی زبان میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ ہم عزوجل کے الفاظ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں اور کوئی نہیں کہتا: محمد عزوجل، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز اور جلیل ہیں (رد المحتار المعروف بہ فتاویٰ شامی جلد ۵ صفحہ ۵۳۱)۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْعِلَّةَ فِي مَنْعِ السَّلَامِ مَا قَالَهُ النَّوَوِيُّ فِي عِلَّةِ مَنْعِ الصَّلَاةِ مِنْ أَنَّ ذَلِكَ شِعَارُ أَهْلِ الْبِدْعِ وَأَنَّهُ مَخْصُوصٌ فِي لِسَانِ السَّلَفِ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَمَا أَنَّ قَوْلَنَا: عَزَّ وَجَلَّ مَخْصُوصٌ بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ فَلَا يُقَالُ مُحَمَّدٌ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَ عَزِيزًا جَلِيلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ اللَّسَانِيُّ: وَقَالَ الْقَاضِي عِيَّاضُ: الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُحَقِّقُونَ وَأَمِيلُ إِلَيْهِ مَا قَالَهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانٌ ، وَاخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُتَكَلِّمِينَ أَنَّهُ يَجِبُ

تَخْصِيصُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 بِالصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ كَمَا يُخْتَصُّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عِنْدَ ذِكْرِهِ بِالتَّقْدِيسِ وَالتَّنْزِيهِ وَ
 يُذَكَّرُ مَنْ سِوَاهُمْ بِالْفُقْرَانِ وَالرِّضَا كَمَا قَالَ تَعَالَى (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا
 عَنْهُ) (المائدة: ۱۹۹) (يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
 بِالْإِيمَانِ) (الحشر: ۱۰) وَأَيْضاً أَنَّ ذَلِكَ فِي غَيْرِ مَنْ ذُكِرَ لَمْ يَكُنْ فِي
 الصَّدْرِ الْأَوَّلِ وَإِنَّمَا أَحَدَثَهُ الرَّافِضَةُ فِي بَعْضِ الْأَيْمَةِ وَالتَّشْبِيهِ بِأَهْلِ الْبِدْعِ
 مَنَّهُى عَنْهُ فَتَجِبُ مُخَالَفَتُهُمْ انْتَهَى یعنی یہ ظاہر ہے کہ سلام کو منع کرنے کی وجہ وہی ہے
 جو امام نووی نے صلوة کو منع کرنے کی وجہ اور علت بیان کی ہے، کہ یہ اہل بدعت کا شعار اور ان
 کی پہچان ہے، اور یہ اسلاف کی زبان پر صرف انبیاء اور ملائکہ علیہم السلام کے لیے مخصوص
 ہے، جیسا کہ ہم عز و جل کے الفاظ کو اللہ تعالیٰ سبحانہ کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں، محمد عز و جل کبھی
 نہیں کہا جاتا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز بھی ہیں اور جلیل بھی۔ پھر لسانی فرماتے ہیں
 کہ قاضی عیاض نے فرمایا: محققین اسی طرف گئے ہیں اور میرا بھی میلان اسی طرف ہے جو کچھ
 امام مالک اور سفیان نے فرمایا ہے اور متعدد فقہاء اور متکلمین نے اسے اختیار کیا ہے کہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے صلوة اور سلام مخصوص سمجھنا
 چاہیے، جیسا کہ اللہ سبحانہ کے لیے تقدیس اور تنزیہ کے الفاظ مخصوص سمجھے جاتے ہیں۔ نبیوں
 کے علاوہ لوگوں کو مغفرت اور رضا کے الفاظ کے ساتھ بیان کرنا چاہیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
 قرآن میں رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ فرمایا ہے اور يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
 وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ فرمایا ہے۔ یہ چیز ابتدائی دور میں نہیں ہوا کرتی تھی،
 اسے رافضیوں نے بعض ائمہ کے بارے میں ایجاد کیا، اور اہل بدعت سے مشابہت رکھنا منع
 ہے، لہذا ان کی مخالفت واجب ہے (روح المعانی پارہ ۹ زیر آیت التوبہ ۹۹)۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَأَمَّا السَّلَامُ فَهُوَ فِي
 مَعْنَى الصَّلَاةِ فَلَا يُسْتَعْمَلُ لِلْغَائِبِ فَلَا يُفْرَدُ بِهِ غَيْرَ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا يُقَالُ عَلَيَّ عَلَيْهِ

السَّلَامُ كَمَا تَقُولُ الرَّوَافِضُ وَ تَكْتُبُهُ یعنی سلام بھی صلوة کے معنی میں ہے، یہ غائب کے لیے استعمال نہیں ہوتا، اسے انبیاء کے علاوہ کسی کے لیے مخصوص نہیں کرنا چاہیے، نہیں کہنا چاہیے علی علیہ السلام جیسا کہ روافض کہتے ہیں اور لکھتے ہیں (روح البیان ۱۱/۱۱۷)۔

بہار شریعت کے مصنف حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا نبی و ملک کے ساتھ خاص ہے، غیر نبی و ملک کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا منع ہے، اہل بیت کرام کے اسمائے طیبہ کے ساتھ علیہ السلام کہنا رافضیوں کا طریقہ ہے، بعض ناواقف سنی بھی انہیں سے سن کر اس طرح بولتے ہیں اس سے احتراز چاہیے (فتاویٰ امجدیہ جلد ۴ صفحہ ۲۶۲)۔

اے عزیز! اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی محبت ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی کرنا اور ان پر بغض اہل بیت کی الزام تراشی کرنا کسی خوفِ خدا رکھنے والے کو زیب نہیں دیتا۔ اگر غیر نبی کو علیہ السلام کہنا جائز ہوتا تو ہم سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام ضرور کہتے، اور اگر ہم ان کے لیے بھی یہ لفظ استعمال نہ کریں تو یہ ہماری نیک نیتی اور صحابہ و اہل بیت سے ایک جیسی محبت کا واضح ثبوت ہے۔ تفریق تم خود کرو اور بغض کا الزام دوسروں پر لگاؤ، بے انصافی کی انتہا ہوگئی۔

اب چند باتیں نور سے پڑھیے، انشاء اللہ واضح ہو جائے گا کہ مختلف کتابوں میں کتابوں نے اپنی مرضی استعمال کی ہے جس سے مصنفین کا کوئی تعلق نہیں۔

(۱)۔ حدیث کی کتابوں میں کتابوں نے ابو بکر علیہ السلام، عمر علیہ السلام اور علی علیہ السلام سب کچھ لکھ دیا ہے۔ مثلاً: مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۷، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ: ۲۳۷۸۔ قاضی باقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو بکر الصدیق صلوات اللہ علیہ، عمر بن الخطاب صلوات اللہ علیہ اور علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ لکھا ہے (الاتصار للقرآن صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱)۔

(۲)۔ بیروت والی بخاری شریف میں فضائل اصحاب النبی ﷺ کے عنوانات میں چاروں خلفائے راشدین کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہے مگر پاکستان کی چھپی ہوئی

بخاری شریف میں خلفاء راشدین اور سیدہ زہراء علیہم الرضوان کے عنوانات کے ساتھ کچھ بھی نہیں لکھا۔

(۳)۔ احادیث کی سند میں پاکستان کی چھپی ہوئی بخاری شریف میں بھی سیدنا علی کے اسم گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے۔ بیروت والی بخاری میں بھی بار بار علی رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے مگر بعض جگہ علی علیہ السلام لکھا ہوا ہے اور مناقب سیدہ زہراء کے عنوان کے تحت بھی علیہا السلام لکھا ہوا ہے۔

(۴)۔ مصنف عبدالرزاق کی کتاب المغازی میں باب استخلاف ابی بکر و عمر جہما اللہ لکھا ہوا ہے، تاریخ طبری میں ابو بکر رحمہ اللہ لکھا ہوا ہے (تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۲۲۶) اور باب تزویج فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا بھی لکھا ہوا ہے اور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے ساتھ بھی حاکم نے رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے (مستدرک حاکم: ۴۸۸۰)۔

معلوم ہوا کہ اگر مصنفین نے خود صلوات یا سلام یا رحمت کے الفاظ لکھے ہیں تو پھر سب کے لیے بلا تفریق لکھے ہیں، اور اگر کہیں تفریق پائی جاتی ہے تو یہ کتاب کا کمال ہے۔

(۵)۔ بعض علماء مثلاً علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ خود لکھتے ہیں کہ غیر نبی کے لیے علیہ السلام نہیں لکھنا چاہیے۔ لیکن اگر خود ان کی اپنی کتاب میں علی علیہ السلام لکھا ہوا مل جائے تو یہ ساری باتیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ سب کتابوں کی کارستانی ہے۔

(۶)۔ اس تحقیق پر ہم ایک تائید پیش کر دینا بھی مناسب سمجھتے ہیں: چنانچہ علامہ ابن کثیر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

وَقَدْ غَلَبَ هَذَا فِي عِبَارَةِ كَثِيرٍ مِنَ النَّسَاجِ لِلْكَتُبِ ، أَنْ يُقَرَّدَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَنْ يُقَالَ: عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِنْ دُونِ سَائِرِ الصَّحَابَةِ ، أَوْ: كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَهَذَا وَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ صَحِيحًا ، لَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يُسَوَّى بَيْنَ الصَّحَابَةِ فِي ذَلِكَ ، فَإِنَّ هَذَا مِنْ بَابِ التَّعْظِيمِ وَالتَّكْرِيمِ ، فَالشَّيْخَانِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ لِعِنِّي فِي كِتَابِي: كِتَابِي

کثیر کاتبوں کی عبارت میں صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام لکھا ہے باقی صحابہ کے ساتھ ایسا نہیں لکھا۔ یا کرم اللہ وجہہ لکھا ہے۔ اگرچہ معنی اور مفہوم کے لحاظ سے یہ صحیح ہے، لیکن چاہیے یہ کہ اس معاملے میں تمام صحابہ کے درمیان برابری رکھی جائے (یعنی علی کرم اللہ وجہہ کہنا بالکل صحیح اور جائز ہے لیکن پھر اسی طرح ابو بکر کرم اللہ وجہہ کہنے پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے)۔ اس چیز کا تعلق تعظیم اور تکریم سے ہے، توشیحین یعنی سیدنا ابو بکر صدیق و عمر فاروق اور امیر المؤمنین عثمان غنی اسکے زیادہ حقدار ہیں بہ نسبت سیدنا علی المرتضیٰ کے رضی اللہ عنہم اجمعین (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۶۹۹)۔

باب سوم:

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

(۴۰)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانَ ثُمَّ أَسْلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَذْرَكَ عِنْدَهُ أَبْوَاهُ الْكَبِيرِ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۴۵، مسند احمد حدیث رقم: ۷۴۶۹، مستدرک حاکم حدیث: ۲۰۵۴]۔

اخرج الحاکم الفقرة الاولى واخرج مسلم الفقرة الاخرة، والحديث صحيح له شواهد كثيرة عن جماعة الصحابة خرجها الحافظ المنذرى فى الترغيب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ناک خاک آلود ہو اس شخص کی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک خاک آلود ہو اس شخص کی جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان

میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

(۴۱) - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ الْبَحِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث

رقم: ۳۵۴۶، مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۴۱، شعب الایمان للبيهقي حدیث

رقم: ۱۵۶۶، مستدرک حاکم حدیث: ۲۰۵۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جسکے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(۴۲) - عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أُذْكَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ [جلاء الافهام

صفحہ ۱۹۳، القول البديع صفحہ ۱۵۲]۔ مرسل صحیح و له شواهد

ترجمہ: حضرت قتادہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ مرسل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ظلم کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ

پر درود نہ پڑھے۔

(۴۳) - عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : كَفَىٰ

بِهِ شُحًا أَنْ أُذْكَرَ عَنْدهُ ثُمَّ لَا يُصَلِّي عَلَيَّ [ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۹]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

ہیں وہ) فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے بخیل ہونے

کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا نام لیا جائے، پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(۴۴) - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفَ بَيْنِ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّىٰ تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

[ترمذی حدیث رقم: ۴۸۶]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو۔

(۴۵)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ضَلَّى عَلَيَّ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْخَرَقَ الْحِجَابَ وَاسْتَجِيبَ الدُّعَاءَ ، وَإِذَا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْتَجِبِ الدُّعَاءُ [مسند الفردوس: ۶۱۴۸، خصائص كبرى جلد ۲ صفحہ ۴۵۶]۔ ضعیف

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص دعا مانگتا ہے تو ایک پردہ اسے آسمان پر نہیں چڑھنے دیتا جب تک وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے۔ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا قبول ہو جاتی ہے اور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا جاتا تو دعا قبول نہیں ہوتی۔

حضرت ابوسلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة سے شروع کرے، پھر اپنی حاجت مانگے، آخر میں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة پڑھے، اللہ تعالیٰ درود شریف کو ضرور قبول فرماتا ہے اور اس کی شان کریبی سے بہت بعید ہے کہ ان دونوں کے درمیان والی چیز کو قبول نہ کرے (تفسیر قرطبی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۹)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب شعر چسپاں فرمایا ہے:

مور مسکین ہو سے داشت کہ در کعبہ رسد

دست درپائے کبوتر زدونا گاہ رسید

ترجمہ: چیونٹی بے چاری کی یہ خواہش تھی کہ کسی طریقے کعبہ میں پہنچ جائے۔ اس نے اپنا ہاتھ کبوتر کے پاؤں میں رکھ دیا تو یکا یک پہنچ گئی۔

(۴۶)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا فَلَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِ إِلَّا كَانَ مَجْلِسُهُمْ عَلَيْهِمْ نَرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُمْ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَهُمْ [ابوداؤد: ۴۸۵۵، ترمذی: ۳۳۸۰، مستدرک حاکم حدیث: ۲۰۵۵]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور اس کے نبی پر صلوة نہیں بھیجتے تو یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن حسرت و پشیمانی کا سبب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے انہیں معاف کر دے اور اس کی مرضی ہے انہیں پکڑ لے۔

(۴۷)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ [رواه ابن ماجه: ۴۰۰]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اور اس کا کوئی وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور اس کی کوئی نماز نہیں جس نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوة نہیں پڑھی اور اس کی کوئی نماز نہیں جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔

(۴۸)۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوا عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَاةِ عَلِيٍّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَامُوا عَنْ أَتْنٍ مِنْ جِيفَةٍ [السنن الكبرى
للنسائي: ٩٨٨٦، ١٠٢٤٤، ابو داؤد طيالسي: ١٨٦٣، شعب الايمان للبيهقي
: ١٥٧٠، جلاء الافهام: ٤٤] - صحيح على شرط مسلم

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جب کچھ لوگ مل بیٹھے ہیں اور اللہ عزوجل کا ذکر کیے بغیر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھے
بغیر اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو یہ اسی طرح ہے جیسے بدبودار مردار پر سے اٹھ کر چلے گئے ہوں۔
(٣٩)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا ثُمَّ قَامُوا مِنْهُ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ وَلَمْ
يُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ
عَلَيْهِمْ تَرَةً [اخرجه الطبرانی كما في مجمع الزوائد ١٠/٧٩] - وقال الهيثمي رجاله
وثقوا وللحديث شواهد

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا: جب کچھ لوگ مل کر بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر مقدس کیے بغیر اور نبی (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) پر صلوة پڑھے بغیر اٹھ جاتے ہیں۔ تو اس مجلس پر انہیں ضرور بر ضرور پشیمانی ہوگی۔

☆.....☆

باب چہارم:

درود شریف پڑھنے کے مواقع

روزانہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اجر

(٥٠)۔ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

[جلاء الافهام صفحہ ۲۹، القول البديع صفحہ ۱۳۱]۔ لا باس بہ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک ہزار بار روزانہ صلوٰۃ پڑھی وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے۔

صبح شام دس بار درود شریف

(۵۱)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمَسِّي عَشْرًا أَذْرَكَتُهُ

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [الجامع الصغير: ۸۸۱۱]۔ وقال صحيح

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر صبح کے وقت دس بار صلوٰۃ پڑھی اور شام کے وقت دس بار صلوٰۃ پڑھی قیامت کے دن اسے میری شفاعت پہنچ پڑے گی۔

جمعہ کے دن درود شریف کی خصوصی سماعت

(۵۲)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَلِهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ ،

وَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِلَّا أُعْرِضْتُ عَلَيَّ صَلَوَتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ، قَالَ قُلْتُ

وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ

اللَّهِ حَتَّى يُرْزَقَ رَوَاهُ ابْنُ مَسَاةٍ وَرَوَى مِثْلَهُ عَنْ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [ابن ابی شیبہ

جلد ۲ صفحہ ۳۹۸، ابن ماجہ حدیث رقم: ۱۶۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس پر حاضری ہوتی ہے، فرشتے اس پر حاضر ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وافات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی ایک حدیث اور بھی موجود ہے۔

(۵۳)۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ [ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۹، و رواه الحاكم في المستدرک عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ حدیث: ۳۶۲۸]۔ صحیح ولہ شواہد۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو، یہ میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔

(۵۴)۔ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ عَلَيَّ نُورٌ عَلَى الصِّرَاطِ، فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبٌ ثَمَانِينَ عَامًا [الجامع الصغير حدیث: ۵۱۹۱]۔ و قال حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر روشنی کا سبب ہے، جس نے مجھ پر جمعہ کے دن ۸۰ مرتبہ درود پڑھا اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو گئے۔

اذان کے بعد درود شریف

(۵۵)۔ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ

صَلُّوا عَلَيَّ ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ، ثُمَّ سَلُوا
اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَارْجُوا أَنْ
أَكُونَ أَنَا هُوَ ، فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۸۴۹ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۳ ، ترمذی حدیث
رقم: ۳۶۱۴ ، نسائی حدیث رقم: ۶۷۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو سنو تو جس طرح وہ کہے اسی طرح تم
بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ
درود بھیجے گا۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ یہ جنت میں ایک منزل کا نام ہے جو
اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو ملے گی، میں امید رکھتا ہوں کہ میں وہی بندہ ہوں۔
لہذا جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(۵۶)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ ، أَللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ النَّامِيَةِ
وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ بْنَ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا
الَّذِي وَعَدْتَهُ ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [بخاری حدیث رقم: ۶۱۴ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۹ ، ترمذی
حدیث رقم: ۲۱۱ ، نسائی حدیث رقم: ۶۸۰ ، ابن ماجہ حدیث رقم: ۷۲۲]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا: اے میرے اللہ، اے اس کامل دعوت کے رب اور قائم
ہونے والی نماز کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس

مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگی۔

(۵۷)۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہر صبح کی اذان سے پہلے بلاناغہ ایک دعا مانگتے تھے جس کی تفصیل اس طرح ہے:

عَنْ امْرَأَةٍ بِنْتِ النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ ، كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ ، فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَدِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ ، فَإِذَا رَأَهُ تَمَطَّى ، ثُمَّ قَالَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ ، قَالَتْ ثُمَّ يُؤَدِّنُ ، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً يَعْنِي هَذِهِ الْكَلِمَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۹]۔ الْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: بنو نجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرا گھر بلند ترین گھروں میں سے تھا۔ جو مسجد کے ارد گرد تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر چڑھ کر صبح کی اذان پڑھتے تھے۔ آپ سحری کے وقت آ جاتے تھے، گھر کے اوپر چڑھ کر فجر کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ جب دیکھتے کہ فجر ابھر آئی، پھر کہتے: اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش کے بارے میں مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرا دین قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد اذان پڑھتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اسے کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو یعنی یہ کلمات۔

امام نسائی علیہ الرحمہ نے ایک باب باندھا ہے جس کا نام رکھا ہے: اذان کے بعد نبی پر درود۔ اذان کے بعد درود شریف کا حکم حدیث میں بھی موجود ہے ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ یعنی اذان کے بعد مجھ پر درود پڑھو (مسلم: ۸۴۹)۔

درد و شریف عبادت مؤقفہ نہیں جس پر وقت کی قید اور پابندی ہو بلکہ اس کا حکم مطلق ہے۔ آج کل اذان سے پہلے اور بعد میں صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے یہ جائز اور مستحسن ہے، معتبر علماء نے اسے بدعت حسنہ قرار دیا ہے۔ مثلاً امام عبدالوہاب شعرانی، امام سخاوی اور علامہ علاء الدین ہسکفی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ مصر میں شیعوں کی حکومت تھی تو انہوں نے اپنے بادشاہ اور اس کے وزراء پر اذان کے ساتھ سلام شروع کر دیا۔ بادشاہ مر گیا تو اس کی جگہ اس کی بہن حکمران بنی۔ شیعوں نے اس عورت پر اور اس کی وزیر عورتوں پر اذان کے ساتھ سلام پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر جب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے حکومت سنبھالی تو انہوں نے اس بدعت کو ختم کیا اور مؤذنون کو حکم دیا کہ اس بدعت کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھا کریں۔ یہ حکم تمام شہروں اور دیہات والوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا فرمائے فَجَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا (کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۹۵، القول البدیع صفحہ ۱۹۶، الدر المختار علی ہامش الشامی جلد ۱ صفحہ ۲۸۷)۔

یہ وہ زمانہ تھا جب پیکر نہیں ہوتے تھے۔ کسی نیک کام کو شروع کرنے کے بعد اسے بند کرنا مناسب نہیں ہوتا خصوصاً درد و شریف جس کے فضائل میں احادیث مجموعی طور پر متواتر ہیں اور اسے پڑھنا نہایت خوش نصیبی ہے۔ اور اگر کسی کو اس سے اختلاف بھی ہو تو کم از کم دوسروں کو منع نہ کرے۔

دوسری طرف یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اذان سے پہلے یا بعد درد و شریف پڑھنے میں ہماری نیت محض اللہ کی رضا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہونی چاہیے۔ کسی کو جلانا اور مقابلہ بازی مقصود نہ ہو۔ یہ باتیں اخلاص کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس موقع پر مروجہ طریقے سے درد و شریف پڑھنا محض مباح یا زیادہ سے زیادہ مستحب ہے۔ سنت یا واجب ہرگز نہیں۔ اگر کسی نے سنت یا واجب یا ضروری سمجھا تو یہ صحیح

معنی میں بدعت ہوگی۔

اہل سنت کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ جب مؤذن رسالت کی گواہی دے تو سننے والے کو چاہیے کہ پہلی بار کہے: صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، اور دوسری بار سننے تو اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے اور پڑھے: قُرْءَةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ لِعَنِي يَا رَسُولَ اللهِ مِيرَى آ نَكْهِي كِي تُهْنَدُكَ آ پ كِي وَجْهِي سِي هِي، اے اللہ مجھے سننے اور دیکھنے کی دولت سے نواز (طحاوی صفحہ ۲۰۵، رد المحتار یعنی فتاویٰ شامی جلد ۱ صفحہ ۲۹۳، روح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۱۸)۔

نماز میں درود شریف

(۵۸)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، اَلتَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ [مسلم حدیث رقم: ۸۹۷، بخاری حدیث رقم: ۸۳۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۶۸، ترمذی حدیث رقم: ۱۱۰۵، نسائی حدیث رقم: ۱۱۶۳، ابن ماجہ حدیث رقم: ۱۸۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سامنے ہوتے تھے۔ سب احترام اللہ کے لیے ہیں اور دعائیں اور اچھے اعمال، اے نبی آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اسکی برکات ہوں۔ ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا

ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

نماز میں السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے وقت حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سامنے حاضر سمجھنا اور نہایت ادب اور احترام کے ساتھ آپ کا خیال دل میں لانا چاہیے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاحْضِرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْكَرِيمَ وَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الخ یعنی اپنے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر سمجھ اور آپ کی کریم ہستی کو دیکھ اور عرض کر: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ اور اس بات کا یقین رکھو کہ یہ سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جواب میرے سلام سے بہتر انداز میں دیں گے وَيُرَدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ أَوْفَى مِنْهُ (احیاء العلوم صفحہ ۲۱۴)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایس حکم بجهتِ سر بیانِ حقیقتِ محمدیہ است در ذراتِ موجودات و افرادِ ممکنات ، پس آنحضرت در ذاتِ مصلیان حاضر است پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نبود تا بانوارِ قرب و اسرارِ معرفت تنور و فائز گردد یعنی السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھنے کا حکم اس لحاظ سے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذرے ذرے میں اور کائنات کے ہر ہر فرد میں جاری و ساری ہے، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازیوں کی ذات میں حاضر ہیں، پس نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس حاضری سے غافل نہ ہوتا کہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے منور اور فیض یاب ہو جائے (اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۴۳)۔

(۵۹)۔ حضرت سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان

نے پوچھا یا رسول اللہ آپ پر صلوٰۃ کیسے پڑھیں تو فرمایا کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

[بخاری حدیث رقم: ۳۳۶۹، مسلم حدیث رقم: ۹۱۱۰]-

درودِ ابراہیمی میں پڑھا جاتا ہے کہ اے میرے اللہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی طرح درود بھیج جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بھیجا۔ یہاں نفسِ رحمت میں تشبیہ دی گئی ہے اور مشبہ بہ میں وجہ تشبیہ کا اقویٰ ہونا ضروری نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ (القصص: ۷۷) اور حدیث میں ہے اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ۔ درودِ ابراہیمی میں تشبیہ من کل الوجوه بھی مراد نہیں ہے کہ اس سے نبوت کا اجراء ثابت کیا جائے ورنہ لازم آئے گا کہ مستقل اور کتابی نبوت بھی جاری ہو۔

یہ درود شریف زیادہ تر نماز کے لیے موزوں ہے اس لیے کہ نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيْهَا النَّبِيُّ کہہ کر سلام پیش کیا جاتا ہے اور صلوٰۃ کی کمی درودِ ابراہیمی سے پوری کر دی جاتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ صلوٰۃ اور سلام الگ الگ پڑھنا منع ہے۔ اس لیے کہ کئی مواقع پر محض صلوٰۃ اور بعض مواقع پر محض سلام پڑھنا بھی منقول ہے۔ البتہ صلوٰۃ کے ساتھ سلام کو بھی ملحوظ رکھنا مستحب ہے۔

آل سے کون لوگ مراد ہیں

(۶۰)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ كُلُّ تَقِيٍّ وَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اَوْلِيَاءَهُ اِلَّا الْمُتَّقُونَ یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آل محمد کون ہیں؟ تو فرمایا: ہر پرہیزگار آل محمد ہے۔ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اللہ کے بندے صرف وہی ہیں جو متقی پرہیزگار ہیں (المعجم الاوسط للطبرانی : ۳۳۳۲، المعجم الصغیر ۱/۱۱۵، الشفاء ۲/۶۶، غیۃ الطالبین صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳)۔ بے شمار علمائے اہل سنت نے اسی بات کی تصریح کی ہے (مرقاۃ جلد ۳ صفحہ ۴، مطلع القمرین صفحہ ۱۸، ۱۹، از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۱۸ از حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ)۔

سیدنا امام جعفر صادق قدس سرہ اپنے والد ماجد سیدنا امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ: كَانَ آلِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْعُونَ عَلِيَّ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي حَضْرَتِ ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي آلٍ كُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي زَمَانِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَاتَا تَحَا۔ يِه حَدِيثِ تَيْنِ مَخْتَلَفِ سِنْدُوں كِي سَاتِه مَنقُولِ هِي (فضائل الصحابة للدارقطني: ۷۰، ۶۹، ۶۸)۔

(۶۱)۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ وصیت کرتے ہوئے چلتے گئے، حضرت معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدل چل رہے تھے۔ جب وصیت کرتے کرتے فارغ ہوئے تو فرمایا اے معاذ! شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو، اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو ساتھ ہی میری قبر بھی ہو۔ حضرت معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق کے جوش میں رونے لگے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ شریف کی طرف چہرہ انور پھیر کر فرمایا: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِسَيِّئِ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا حَيْثُ كَانُوا یعنی لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب متقی ہوں گے، جو بھی ہوں، جہاں بھی ہوں (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۳۱)۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنی آل میں کیا۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں: فرزندِ خود خواند است مارا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مجھے اپنا فرزند قرار دیا ہے (رسالہ روحی صفحہ ۳۶)۔ واضح ہو گیا کہ آل میں تمام ازواجِ مطہرات، چاروں خلفائے راشدین، چاروں شہزادیاں، حسنین کریمین اور امت کے تمام متقی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ بعض اوقات آل کے بعد ازواج اور ذریت اور اہل بیت اور صحابہ کے الفاظ جدا بھی بولے جاتے ہیں، اس کی وجہ ان ہستیوں کا خصوصی اعزاز ہے، اس کی وجہ نہیں کہ یہ آل میں شامل نہیں تھے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت درود شریف

(۶۲)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، فَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ الشَّيْطَانِ."

[السنن الكبرى للنسائي: ۹۹۱۸، ابن ماجه: ۷۷۳، ابن حبان: ۲۰۴۷]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی پر صلوٰۃ پڑھے اور کہے اَللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو نبی پر درود پڑھے اور کہے اَللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(۶۳)۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ابْنَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَقُولِي: بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَسَهِّلْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، فَإِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُولِي كَذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ فَقَالَ: وَ

سَهِّلْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِكَ [ترمذی: ۳۱۴، ابن ماجه: ۷۷۱]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب مسجد میں داخل ہو تو کہو: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَسَهِّلْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلو تو اسی طرح کہو اور یہ اضافہ بھی فرمایا کہ: وَسَهِّلْ لِيْ اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۔

حج اور عمرہ میں تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف

(۶۴)۔ عَنْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ : كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ [جلاء الافہام صفحہ ۱۹۶]۔

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ: جب آدمی تلبیہ سے فارغ ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اس کے لیے مستحب سمجھا جاتا تھا۔

روضہ انور پر درود شریف

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور پر حاضر ہو کر سلام عرض کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر انور میں دنیا کی زندگی کی طرح زندہ سمجھا جائے۔ حدیث پاک میں کہ:

(۶۵)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : الْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ [مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم: ۳۴۲۵، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۳۸۱۲]۔ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔
روضہ انور کو ہاتھ لگانے کے لیے ہنگامہ کرنا، جالیوں پر گرنا اور بوسہ دینے کے
لیے زبردستی کرنا بے ادبی ہے۔ اگرچہ بوسہ دینا بذاتِ خود جائز سہی لیکن موجودہ حالات
میں خصوصاً ہجوم کی صورت میں ایسا نہیں کرنا چاہیے، تاکہ کہیں سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے مزاجِ اقدس پر گراں نہ گزرے۔ اور اگر سبھی لوگ اسی طرح کرنے لگ گئے تو نظم و
ضبط میں سخت خلل آئے گا۔

قبر انور سے کم از کم چار ہاتھ پیچھے ہٹ کر نہایت ادب کے ساتھ نماز کی طرح
ہاتھ باندھ کر، روضہ انور کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونا چاہیے اور یوں عرض کرنا چاہیے:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ-

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ-

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ-

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ-

(۲۲) - وَعَنْ ابْنِ أَبِي فَدِيكٍ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ أَدْرَكْتُ يَقُولُ بَلَّغْنَا أَنَّهُ

مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : إِنَّ اللَّهَ
وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ يَقُولُهَا سَبْعِينَ
مَرَّةً نَادَاهُ مَلَكٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَا قُلَانُ لَمْ تَسْقُطْ لَكَ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ

الْحَوْزِيِّ فِي الْوَفَا ، وَقَالَ بَعْضُ زَوَّارِ قَبْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أَتَيْتُكَ رَاجِئًا وَوَدِدْتُ أَنِّي مَلَكٌ سَوَّادٌ عَيْنِي أَمْتِطِيهِ

وَمَالِي لَا أُسِيرُ عَلَى الْمَسَاقِي إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ فِيهِ

رَوَاهُ ابْنُ الْحَوْزِيِّ فِي الْوَفَا [الوفا ۲/ ۸۰۱] -

ترجمہ: حضرت ابن ابی فدیك فرماتے ہیں کہ میں نے جن لوگوں کا دیدار کیا ہے ان میں

سے ایک (یعنی صحابی) سے سنا فرمایا: ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے پاس کھڑا ہو اور اس نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ اس کے بعد ستر بار کہا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔ اسے ایک فرشتہ آواز دے گا۔ اے فلاں تجھ پر اللہ کا درود ہو، تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو آنے والے کسی عاشق نے عرض کیا: میں آپ کے پاس پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کاش میری آنکھوں کی ڈھیری میرا کہنا مانتی اور میں اس پر سوار ہو جاتا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں پلکوں پر سوار نہیں ہو سکتا۔ اس قبر کی طرف آنے کے لیے جس میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔

(۶۷)۔ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَاءَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [مؤطا امام محمد صفحہ ۳۹۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر کا ارادہ فرماتے یا سفر سے تشریف لاتے تو سیدھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور پر حاضر ہوتے اور پھر اگلے کام کرتے تھے۔

(۶۸)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَتَجْعَلَ ظَهْرَكَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُولُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحِمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم حدیث رقم: ۱۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہو اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کر لے اور قبر انور کی طرف منہ کر لے۔ پھر کہے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحِمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ روضہ انور پر حاضری کے وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرے، پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کرے پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کرے، ان دونوں اللہ کے پیاروں سے عرض کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میری سفارش فرمائیں (فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۶۶)۔

(۶۹)۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ [مؤطا امام مالك كتاب قصر الصلوة في السفر، باب ما جاء في الصلوة على النبي حديث رقم: ۶۸]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر ٹھہرے ہوئے دیکھا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا، اور حضرت ابوبکر پر اور حضرت عمر پر رضی اللہ عنہما۔ مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت درود شریف

(۷۰)۔ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابِّينِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى تُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا، مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ [مسند ابی یعلی: ۲۹۶۰]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب دو آپس میں محبت کرنے والے بندے ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اندھیری رات اور چمکتے دن میں درود شریف

(۷۱)۔ عَنْ أَنَسٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَاءِ وَ الْيَوْمِ الْأَزْهَرِ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ تُعَرِّضُ عَلَيَّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَ ابْنُ عَدَى [الجامع الصغير: ۱۴۰۲]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر اندھیری رات میں اور روشن دن میں کثرت سے صلوة پڑھا کرو۔ تمہاری صلوة مجھ پر پیش کی جاتی ہے۔

درود شریف کی برکت سے دعائیں قبول

(۷۲)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ [النسائي: ۱۲۹۲]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: مجھ پر صلوة پڑھو اور خوب دعا مانگا کرو اور کہا کرو اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ۔

(۷۳)۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللَّهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتُ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللَّهَ

وَحَمِيدُهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَدْعُ تُجَبُّ وَسَلُّ تُعْطَى [الترمذی: ۳۴۷۶، سنن النسائی:

۱۲۸۴]- الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا، اس نے اللہ تعالیٰ کی تجید بیان نہیں کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة نہیں پڑھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے جلدی کی اے نمازی! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے طریقہ سمجھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے سنا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی تجید بیان کی اور اس کی حمد کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا مانگ قبول ہوگی۔ سوال کرتے عطا ہوگا۔

یادداشت کا علاج

(۷۴)- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نَسِيتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوا عَلَيَّ تَذْكُرُوهُ إِنشَاءَ اللَّهِ [جلاء الافهام

صفحہ ۲۱۰، القول البدیع ۲۲۷]- ضعیف

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں کوئی چیز بھول جائے تو مجھ پر درود پڑھا کرو انشاء اللہ یاد آ جائے گی۔

(۷۵)- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ النِّسْيَانَ فَلْيُكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [القول البدیع صفحہ ۲۲۷

و عزاء الی ابن بشکوال بسند منقطع]-

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جسے اپنے نسیان کا خوف ہو وہ نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھے۔

درود شریف لکھنے کی فضیلت

(۷۶)۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَبَ عَنِّي عِلْمًا فَكَتَبَ مَعَهُ صَلَوَاتِ عَلَيَّ لَمْ تَزَلْ فِي آخِرِ قُرْبَى ذَلِكَ الْكِتَابِ [القول البديع صفحہ ۲۴۸]۔ اخرجہ الدارقطنی و ابن

بشکوال من طريقه و ابن مندی و ابن الجوزی ایضاً

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف سے علم کو تحریر کیا (یعنی حدیث پاک لکھی) اور اس کے ساتھ مجھ پر صلوٰۃ لکھی تو جب تک کتاب پڑھی جاتی رہے گی صلوٰۃ بھی جاری رہے گی۔

(۷۷)۔ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث: ۱۸۳۵، القول البديع صفحہ ۲۴۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے مجھ پر کتاب میں صلوٰۃ لکھی فرشتے اس وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا۔

اس طرح کی احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے علماء نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”ص“ لکھنے یا ”صلعم“ لکھنے سے منع فرمایا ہے اور مکمل درود شریف لکھنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَقَدْ اسْتَحَبَّ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُكَرَّرَ الْكَاتِبُ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَتَبَهُ قَالُوا وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُرْمَزَ بِالصَّلَاةِ كَمَا يَفْعَلُهُ الْكُفَّالِيُّ وَالْكَهْلَةُ وَغَوَامُ

الطَّلَبَةِ فَيَكْتُبُونَ صُورَةَ (صلعم) بَدَلًا مِّنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. یعنی اہل علم نے پسند فرمایا ہے کہ لکھنے والا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کو جب بھی لکھے تو صلوٰۃ کو بھی ہر بار لکھے، اور صلوٰۃ شریف کا اشارہ نہ لکھے جیسا کہ سنت اور کامل لوگ اور نا سمجھ طالب علم کرتے ہیں اور وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ صلعم لکھ دیتے ہیں۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد سے واضح ہو گیا کہ صلعم لکھنا خلافِ اولیٰ اور نامناسب ہے۔ بعض علماء نے اسے حرام قرار دیا ہے لیکن ہمیں اس کی حرمت پر کوئی قطعی دلیل میسر نہیں آئی جس میں حرمت ثابت کرنے کی پاور ہو۔

☆.....☆

باب پنجم:

صلوٰۃ و سلام کے صیغے

صیغوں پر کوئی پابندی نہیں

قرآن شریف میں صلوٰۃ و سلام کا مطلق حکم دیا گیا ہے جس کی تعمیل کسی طریقے سے بھی کر دینا جائز ہے۔ البتہ افضل طریقہ وہی ہوگا جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہو۔ لیکن آپ پڑھ چکے ہیں کہ خود حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درود شریف کے اس قدر کثیر التعداد صیغے منقول ہیں کہ قاری کو اس بات کا شرح صدر ہو جاتا ہے کہ صیغوں کی جائز اختراع کی بالکل اجازت ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا عبداللہ ابن مسعود اور سیدنا ابن عباس سمیت کثیر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے بھی ایسے صیغے منقول ہیں جو کسی مرفوع حدیث میں بیان نہیں ہوئے۔ اگر نئے صیغے منع ہوتے تو یہ سب اللہ کے پیارے ہرگز یہ کام نہ کرتے۔

امت کے مجددین، محدثین اور فقہاء سے بھی ایسے ایسے صیغے منقول ہیں اور کتابوں میں موجود ہیں جو مرفوع احادیث میں بیان نہیں ہوئے۔ اگر ان صیغوں کو بدعت اور گمراہی کہا جائے تو امت کے ان تمام اساتذہ کو بدعتی اور گمراہ ماننا پڑے گا۔ جن میں حضرت امام شافعی، حضور سیدنا قطب الاقطاب وغوث اعظم، حضرت شاہ ولی اللہ علیہم الرحمۃ جلیل القدر ہستیاں شامل ہیں اور یہ بات بذات خود ایک بدترین بدعت، گمراہی اور لعن آخر ہلذہ الامة اولہا کا مصداق ہوگی۔

حدیث شریف میں دیگر تمام انبیاء علیہم السلام پر بھی صلوة بھیجنے کا حکم موجود ہے۔ مگر ان پر درود بھیجنے کا طریقہ اور اس کی تفصیل بیان نہیں کی گئی بلکہ اسے امت کی اپنی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ صیغوں پر کوئی پابندی نہیں بلکہ محض حکم کی تعمیل مقصود ہے۔

اسکی تائید میں ہم ایک نہایت سادہ سی بات عرض کرتے ہیں کہ بخاری شریف سے لیکر حدیث کی ہر کتاب میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کیساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوتا ہے اور یہ کتابیں شرق سے غرب تک اور عرب سے عجم تک پوری دنیا میں پڑھائی جا رہی ہیں۔ حالانکہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اپنی مرفوع حدیث میں بیان نہیں ہوئے۔ یہ کتابیں پڑھنے پڑھانے والا انسان اگر درود تجنینا، درود تاج اور درود اکسیر اعظم اور دلائل الخیرات وغیرہ پر پابندی لگاتا ہے تو اسکے ہاتھ میں انصاف کا کون سا ترازو ہے؟ کتابوں میں مختلف صیغوں کے مختلف فضائل اور برکات مذکور ہیں۔ اگر یہ فضائل کسی حدیث میں ہوں تو وہ حرف آخر ہیں۔ باقی رہے مختلف مشائخ و علماء علیہم الرحمۃ کی طرف سے بیان کیے گئے فضائل! تو غور و خوض کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ ان بزرگوں کا ذاتی تجربہ ہے، جس کو جس درود شریف سے فیض ملا وہ اسی کے گن گاتا ہے، ورنہ ہر درود شریف میں تاثیر ہے کہ اسے صدق دل سے متواتر پڑھا جائے تو ڈوبتی کشتی کو کنارہ نصیب ہو۔ اب درود شریف کے مختلف ماثور اور مصنوع صیغے ملاحظہ کیجیے۔

درودِ ابراہیمی کے مختلف صیغے

(۷۸)۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ ، قَالَ قُولُوا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [مسلم حدیث رقم: ۹۰۸، بخاری حدیث رقم: ۳۳۷۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۷۶، ابن ماجہ حدیث رقم: ۹۰۴]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر درود کس طرح پڑھا جائے۔ بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیسے پڑھنا ہے۔ فرمایا: کہو اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر برکتیں بھیجی ہیں۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(۷۹)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ الْأَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [ابو داؤد حدیث: ۹۸۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اسے پیمانہ بھر بھر کراجر ملے تو وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے: اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر، ان کی ازواج، امہات المؤمنین پر، ان کی اولاد پر اور ان

کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔
 (۸۰)۔ عَنِ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَمَرْنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ
 نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنْ
 الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ، فَقَالَ: إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَ عَلَيَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ
 [مسند احمد: ۴: ۱۱۹، حاکم: ۱: ۲۶۸، ابن خزيمة: ۷۱۱]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ
 عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ہمیں حکم ملا ہے کہ آپ پر صلوٰۃ پڑھیں تو
 فرمائیے ہم کیسے آپ پر صلوٰۃ پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حتیٰ
 کہ ہمیں احساس ہوا کہ کاش یہ شخص سوال نہ ہی کرتا۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا: جب مجھ پر صلوٰۃ پڑھو تو یوں کہو: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَ عَلَيَّ
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ۔

(۸۱)۔ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا
 السَّلَامُ عَلَيْكَ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَيَّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ، وَ بَارِكْ عَلَيَّ
 مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَيَّ آلِ إِبْرَاهِيمَ [بخاری: ۴۷۹۸، نسائی،
 ابو یعلیٰ: ۱۳۶۴، مسند احمد: ۳: ۴۷]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم
 نے آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ سمجھ لیا ہے، صلوٰۃ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا کہو
 اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدِ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ، وَ
 بَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَيَّ آلِ إِبْرَاهِيمَ۔

(۸۲)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [السنن الكبرى للبيهقي: ۳۷۹/۲، مستدرک حاکم: ۱/۲۶۹]۔ صحیح ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو یوں کہے: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

(۸۳)۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اسے بھرپور ناپ کے ساتھ اجر دیا جائے تو جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو کہے: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَيَّ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِي بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [ابن عدی: ۴۲۴/۲] ضعیف۔

درودِ مقرب

(۸۴)۔ وَعَنْ رُوَيْفِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَقَالَ، اَللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۹۹۳،

المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۳۲۸۵]۔ حسن

ترجمہ: حضرت روفیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے محمد پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ! انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین ٹھکانے پر مقام دے، میری شفاعت اس کے لیے واجب ہوگی۔

درودِ جزاء

(۸۵)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ، أَتَعَبَ سَبْعِينَ كِتَابًا أَلْفَ صَبَاحٍ [المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ۱۱۳۴۷، المعجم الاوسط حديث رقم: ۲۳۵]۔ اسنادہ ضعیف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے کہا جزی اللہ عننا محمداً ما هو اهلہ ہزار دن تک ستر فرشتے اس کا اجر لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

دروودِ علوی

(۸۶)۔ سلامۃ الکندی فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہ صلوة شریف سکھاتے تھے: اَللّٰهُمَّ دَاخِيَ الْمَدْحُوَاتِ، وَبَارِءِ الْمَسْمُوكَاتِ، وَجَبَّارِ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا شَقِيهَا وَسَعِيدِهَا. اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ، وَرَافَةَ تَحَنُّنِكَ، عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْمُعَلِّمِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالْدَّامِعِ جَيْشَاتِ الْاَبَاطِيلِ، كَمَا حُمِلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ، مُسْتَوْفِرًا فِي مَرْضَاتِكَ، غَيْرَ نَكْلِ فِي قَدَمٍ، وَلَا وَهْنٍ فِي عِزِّمْ، وَاعِيًا لَوْحِيكَ، حَافِظًا لِعَهْدِكَ، مَا ضِيًّا عَلَى نَفَاذِ أَمْرِكَ، حَتَّى أُرَى قَبْسًا لِقَابِسِ، آلاءِ اللَّهِ تَصِلُ بِأَهْلِهِ أَسْبَابُهُ، بِهِ هُدَيْتِ الْقُلُوبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ، وَأَقَامَ مُوَضِّحَاتِ الْأَعْلَامِ، وَمُنِيرَاتِ الْإِسْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْأَحْكَامِ، فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ، وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ، وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ، وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً، وَرَسُولُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً. اَللّٰهُمَّ اَفْسَحْ لَهُ مَفْسِحَاتٍ فِي عَدْلِكَ، وَاجْزِهِ مَضَاعِفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ. مَهْنَاتٍ لَهُ غَيْرَ مُكَدَّرَاتٍ، مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَعْلُولِ، وَجَزِيلِ عَطَائِكَ الْمَجْمُولِ. اَللّٰهُمَّ، اَعْلِ عَلَى بِنَاءِ الْبَانِيْنَ بُنْيَانَهُ وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ

وَنَزَلَهُ. وَأَتَمُّ لَهُ نُورَةٌ، وَاجْزُهُ مِنْ ابْتِعَاثِكَ لَهُ مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ، مَرْضِيٌّ
الْمَقَالَةَ، ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ، وَخُطْبَةٍ فَضْلٍ، وَحُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ [المعجم الاوسط
للطبرانی حدیث: ۹۰۸۹، تفسیر ابن کثیر ۳/ ۶۸۷]- اسنادہ مرسل صحیح

درواد بن مسعود

(۸۷)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر صلوٰۃ پڑھو تو خوبصورت طریقے سے صلوٰۃ پڑھا کرو، تمہیں معلوم نہیں اس صلوٰۃ کو آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہونا ہوتا ہے، لوگوں نے کہا آپ ہمیں سکھائیں تو فرمایا: کہو
اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتَكَ عَلَيَّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ
الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ
وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ. اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ. اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَيَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَيَّ آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَيَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَيَّ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [المصنف لعبد الرزاق:
۳۱۰۹، ابن ماجہ: ۹۰۶]- و فی الزوائد رجالہ ثقات۔

درواد بن عباس

(۸۸)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے
تھے تو یوں کہتے تھے: اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ الْكُبْرَى وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَ
أَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى كَمَا آتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى [المصنف لعبد
الرزاق حدیث: ۳۱۰۴، التوحید لابن خزیمہ حدیث: ۶۱۱، تفسیر ابن کثیر جلد ۳
صفحہ ۶۹۴، القول البدیع صفحہ ۵۵]- و اسنادہ جید، قوی صحیح۔

درواد بن بصری

(۸۹)۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کا ارادہ ہو کہ حوضِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا پیالہ پیے تو وہ یوں کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَ اَوْلَادِهِ وَ اَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ اَهْلِيْ بَيْتِهِ وَ اَصْحَابِيْهِ وَ اَنْصَارِيْهِ وَ اَشْيَاعِيْهِ وَ مُجَبِّيْهِ وَ اُمَّتِهِ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ [الشفاء ۵۷/۲]۔

دروودِ امام شافعی

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ درود شریف اپنی کتاب ”الرسالۃ“ میں لکھا ہے: صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَ غَفَلَ عَنِّ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ۔ حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی طرف سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا بدلہ ملا جب کہ انہوں نے یہ درود شریف آپ کی شان میں لکھا ہے؟ فرمایا: اس کو میری طرف سے یہ اجر ملا کہ اسے حساب کے لیے روکا ہی نہیں گیا جو زِي عَنِّي أَنَّهُ لَا يُوقَفُ لِلْحِسَابِ (احیاء العلوم صفحہ ۳۸، القول البدیع صفحہ ۲۵۱)۔

دروودِ شاہ ولی اللہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھے ان الفاظ کے ساتھ درودِ پاک پڑھنے کا حکم دیا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ میں نے خواب میں یہ درود شریف حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پسند فرمایا (حرزین صفحہ ۱۳)۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا عمل

بعض مشائخ علیہم الرضوان نے درودِ امی کو حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

زیارت کا بہترین ذریعہ بتایا ہے۔ درودِ امی یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 ہمارے مرشد کریم حضرت قطب الاقطاب پیر سائیں محمد قاسم مشوری قدس سرہ کا
 فرمان ہے کہ تہجد کے وقت بارہ رکعات پڑھی جائیں، پہلی رکعت میں ایک مرتبہ قل هو اللہ
 شریف، دوسری میں دو مرتبہ قل هو اللہ شریف، تیسری میں تین مرتبہ اور چلتے چلتے بارہویں
 رکعت میں بارہ مرتبہ قل هو اللہ شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد اپنے سامنے سفید رنگ کی نئی
 چادر بچھائی جائے اور اس چادر پر گلاب کے پھول رکھے جائیں، اگر پھول میسر نہ ہوں تو
 نہایت اچھی قسم کی خوشبو چادر پر لگائی جائے، خود چادر سے پیچھے ہٹ کر قبلہ رخ بیٹھ کر گیارہ تسبیح
 درود قدسی پڑھا جائے، یہ خیال رکھا جائے کہ میں نے یہ چادر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے تشریف فرما ہونے کے لیے بچھائی ہے۔ یہ عمل روزانہ کرتا رہے، انشاء اللہ چند ہی دنوں
 میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ درود قدسی یہ ہے:

صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

الصَّلَاةُ الْأَوْسَى

درود اویسی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِزَّتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ۔

صَلَاةُ تَفْرِيجٍ

درود تفریحی

اللَّهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي
 تَنَحَّلَ بِهِ الْعَقْدُ وَتَفَرَّجُ بِهِ الْكُرْبُ وَتُقْضَى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتَنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَ
 حُسْنُ الْحَوَائِثِمْ وَيُسْتَسْقَى الْعَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِي
 كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ۔

صَلَاةٌ عَالِيَةٌ

درود عالی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ
عَالِي الْقَدْرِ عَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

صَلَاةٌ تُنَجِّنَا

درود نجات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ
وَالْاَلْفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ
وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ
الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

مذکورہ بالا درود شریف کا نام درود تنجینا ہے۔ تنجینا محض ایک نام ہے جو اس کے اندر استعمال ہونے والے ایک نمایاں لفظ کی وجہ سے شناخت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ هُوَ كُنُوْا مِنْ كُنُوْزِ الْعَرْشِ یعنی یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ غیر مقلد مکتبہ فکر کے معروف پیشوا نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے شیخ اکبر قدس سرہ الاقدس کا یہی قول اپنی کتاب الداء والدواء میں نقل کیا ہے۔ ہمارے مرشد کریم قطب الاقطاب حضرت پیر سائیں محمد قاسم مشوری قدس سرہ الاقدس سے روزانہ صبح کی نماز کے بعد 10 مرتبہ پڑھنے کو فرماتے تھے۔

دلائل الخیرات

درود شریف کا ایک بہترین مجموعہ ”دلائل الخیرات“ ہے۔ اس کتاب کو اپنے مرشد

کی اجازت سے پڑھنا صوفیاء کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔ یہ کتاب بجا طور پر لائق تحسین ہے اور اس کے مصنف امام ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی علیہ الرحمہ ہماری دعاؤں اور شکرے کے حقدار ہیں۔ فقیر نے غوثوں، قطبوں کو یہ کتاب پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

درود اکسیر اعظم

مصنفہ سیدنا الغوث الاعظم و قطب الاقطاب الشیخ عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ الاقدس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَ نُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُقْبَلُ بِهَا دُعَاؤُنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَسْمَعُ بِهَا اسْتِغَاثَتُنَا وَ نِدَاءَنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُقَوِّيْ بِهَا اِيْقَانَنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَغْفِرُ بِهَا ذُنُوبَنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُسْتُرُ بِهَا عُيُوْبَنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحْفَظُنَا بِهَا مِنْ اَكْثِسَابِ السَّيِّئَاتِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُوَفِّقُنَا بِهَا لِعَمَلِ الصَّالِحَاتِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُفْلِحُ بِهَا عَمَّا يُرْدِينَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُكْسِبُ بِهَا مَا يُنَجِّنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُجَنِّبُ بِهَا عَنَّا الشَّرَّ كُلَّهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَمْنَحُنَا بِهَا الْخَيْرَ كُلَّهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحَسِّنُ بِهَا اَخْلَاقَنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُصَلِّحُ بِهَا اَحْوَالَنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُعْصِمُنَا بِهَا عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَالْغَوَايَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُرْزُقُنَا بِهَا اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا

مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُبَعِّدُنَا بِهَا مِنْ اقْتِرَانِ الْاَفَاتِ ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
 صَلَوةً تَكُلِّمُنَا بِهَا عَنِ الزَّلَّاتِ وَالْهَفْوَاتِ ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
 صَلَوةً تُحْصِلُ بِهَا اِمَانَنَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُخَلِّصُ بِهَا
 لَكَ اَعْمَالَنَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَجْعَلُ بِهَا التَّقْوَى زَادَنَا
 ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَزِيدُ بِهَا فِي دِينِكَ اجْتِهَادَنَا ، اَللّهُمَّ
 صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَرْزُقُنَا بِهَا الْاِسْتِقَامَةَ فِي طَاعَتِكَ ، اَللّهُمَّ
 صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَمْنَحُنَا بِهَا الْاُنْسَ بِعِبَادَتِكَ ، اَللّهُمَّ صَلِّ
 عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحَسِّنُ بِهَا نِيَّتَنَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا
 مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحَسِّنُ بِهَا اِخْلَاصَنَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تَمْنَحُنَا بِهَا اُمْنِيَّتَنَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُجِيرُنَا بِهَا مِنْ شَرِّ
 الْاِنْسِ وَالْجَانِّ ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُعِيدُنَا بِهَا مِنْ شَرِّ
 النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحَفِّظُنَا بِهَا مِنْ
 الدَّيْلَةِ وَالْقَلْبَةِ ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُعِيدُنَا بِهَا مِنَ الْقَسْوَةِ
 وَالْغَفْلَةِ ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحَفِّظُنَا بِهَا عَمَّا يَشْغَلُنَا
 عَنْكَ ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُوَلِّقُنَا بِهَا لِمَا تُقَرِّبُنَا مِنْكَ ،
 اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَجْعَلُ بِهَا سَعِينًا مَشْكُورًا وَّ عَمَلَنَا
 مَقْبُولًا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَمْنَحُنَا بِهَا عِزًّا وَقَبُولًا ، اَللّهُمَّ
 صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَقْطَعُ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ اِحْتِيَاجَنَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ
 عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَدِيمُ بِهَا بِنِعْمَاتِكَ اِبْتِهَاجَنَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي
 سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُونُ بِهَا فِي جَمِيعِ اُمُورِنَا وَ كَيْلًا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي
 سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُونُ بِهَا لِقَضَاءِ حَوَائِجِنَا كَفَيْلًا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي
 سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُعِيدُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْبَلَايَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ
 نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَمْنَحُنَا بِهَا جَزِيلَ الْعَطَايَا ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

صَلَوةً تَرْزُقُنَا بِهَا عَيْشَ الرُّغْدَاءِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تَمْنَحُنَا بِهَا عَيْشَ السُّعْدَاءِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُسَهِّلُ بِهَا
 عَلَيْنَا جَمِيعَ الْأُمُورِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُدِيمُ بِهَا بَرْدَ
 الْعَيْشِ وَالسُّرُورِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُبَارِكُ بِهَا فِيمَا
 أَعْطَيْتَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَمْنَحُنَا بِهَا الرِّضَاءَ بِمَا آتَيْتَنَا
 ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُرَكِّي بِهَا عَنِ الْهَوَى نَفُوسَنَا ، اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُطَهِّرُ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ قُلُوبَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُصَغِّرُ بِهَا الدُّنْيَا فِي عَيْوُنِنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
 وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُعْظِمُ بِهَا جَلَالَكَ فِي قُلُوبِنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
 مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُرَضِّنَا بِهَا بِقَضَائِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تُورِثُنَا بِهَا شُكْرَ نِعْمَاتِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُصَحِّحُ
 بِهَا تَوَكُّلَنَا وَاعْتِمَادَنَا عَلَيْكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحَقِّقُ
 بِهَا وَثُوقَنَا وَالرِّجَاءَ نَا إِلَيْكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تُرَضِّبُكَ وَتُرَضِّبُهُ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تَجْبُرُنَا بِهَا مَا فَاتَ مِنَّا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُعِيدُنَا بِهَا مِنْ
 الْعُجْبِ وَالرِّيَاءِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحْفَظُنَا بِهَا مِنْ
 الْحَسَدِ وَالْكَبْرِيَاءِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُكَسِّرُ بِهَا
 شَهَوَاتِنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُجِرُّنَا بِهَا عَادَاتِنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُصْرِفُ بِهَا عَنِ الدُّنْيَا وَلَذَاتِهَا قُلُوبَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَجْمَعُ بِهَا فِي الْإِشْتِيَاقِ إِلَيْكَ هُمُومَنَا ، اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُورِثُنَا بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُؤْنِسُنَا بِهَا بِقُرْبِ وَلَائِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ
 نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُفَرِّقُنَا فِي مُنَاجَاتِكَ عَيْوُنَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا

مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحَسِّنُ بِهَا بِكَ ظُنُونَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تُشْرِخُ بِهَا بِمَعْرِفَتِكَ صُدُورَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُدِيمُ
 بِهَا فِي ذِكْرِكَ وَفِكْرِكَ سُرُورَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تَرْفَعُ بِهَا عَن قُلُوبِنَا الْحُجَبَ وَ الْأَسْتَارَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
 صَلَوةً تَمْنَحُنَا بِهَا شُهُودَكَ فِي جَمِيعِ الْأَثَارِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
 صَلَوةً تَقْطَعُ بِهَا حَدِيثَ نَفْسِنَا بِأَعْلَامِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
 صَلَوةً تُبَدِّلُ بِهَا هَوَاجِسَ قُلُوبِنَا بِالْهَامِكِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
 صَلَوةً تُفِيضُ بِهَا عَلَيْنَا جَذَبَاتِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تُشْمِلُنَا بِهَا بِنَفْحَاتِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحِلُّنَا بِهَا
 مَنَازِلَ السَّارِيْنَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَرْفَعُ بِهَا مَنَزَلَتَنَا وَ
 مَكَاتِنَنَا لَدَيْكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُسَحِّقُ بِهَا فِي
 إِرَادَتِكَ أَمَانَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَمْحَقُ بِهَا فِي
 أَعْمَالِكَ أَعْمَالَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُفْنِي بِهَا فِي صِفَاتِكَ
 صِفَاتِنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَمَحُو بِهَا فِي ذَاتِكَ ذَوَاتِنَا ،
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُحَقِّقُ بِهَا إِلَيْكَ لِقَائَنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُدِيمُ بِهَا بِتَوَاتُرِ أَنْوَارِكَ صِفَاتِنَا ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُسَلِّكُنَا بِهَا مَسْلَكَ أَوْلِيَائِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
 وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُرْوِينَا بِهَا مِنْ شَرَابِ أَصْفِيَّاتِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ
 نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُوَصِّلُنَا بِهَا إِلَيْكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تُدِيمُ بِهَا حُضُورَنَا إِلَيْكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُهَيِّئُ بِهَا
 عَلَيْنَا سَكْرَاتِ الْمَوْتِ وَ غَمْرَاتِهِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تُجِيرُنَا بِهَا مِنْ وَحْشَةِ الْقَبْرِ وَ كُرْبَتِهِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
 تَمَلُّ بِهَا قُبُورَنَا بِأَنْوَارِ الرَّحْمَةِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَجْعَلُ

بِهَا قُبُورُنَا رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
تَحْشُرُنَا بِهَا مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
تُبْعَثُنَا بِهَا مَعَ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
تَمُنِّحُنَا بِهَا قُرْبَهُ وَشَفَاعَتَهُ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُفِيضُ بِهَا
عَلَيْنَا بَرَكَاتِهِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَحْفَظُنَا بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَشْمَلُنَا يَوْمَ الْجَزَاءِ
بِالرَّحْمَةِ وَالْكَرَامَةِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُثَقِّلُ بِهَا مِيزَانَنَا ،
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُثَبِّتْ بِهَا عَلَيَّ الصِّرَاطَ أَقْدَامَنَا ، اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُدْخِلُنَا بِهَا جَنَّةَ النَّعِيمِ بِالْحِسَابِ ، اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُبِيحُ لَنَا بِهَا النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ مَعَ
الْأَجَابِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَنَحِّلُنَا بِهَا حُبَّ إِلَهٍ وَ
أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ، اللَّهُمَّ تَنَوَّسْ إِلَيْكَ بِسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَشَفِيعِ الْمُدْبِئِينَ نَبِيَّ
الرَّحْمَةِ وَشَفِيعِ الْأُمَّةِ ، اللَّهُمَّ بِحُرْمَتِهِ عِنْدَكَ وَبِقُدْرِهِ لَدَيْكَ نَسْأَلُكَ الْفُورَ
عِنْدَ الْقَضَاءِ وَنُزُولَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنُّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَمُرَافَقَةَ
الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ عِبَادُكَ الضُّعَفَاءُ لَانُعْبُدُ سِوَاكَ وَلَا نَطْلُبُ إِذَا مَسَّنَا الضَّرُّ إِلَّا
إِيَّاكَ فَاِمِنْ رَوْعَاتِنَا وَاجِبِ دَعْوَاتِنَا وَأَفْضِ حَاجَاتِنَا فَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا وَاسْتُرْ عُيُوبَنَا يَا
رَحِيمُ يَا كَرِيمُ يَا حَلِيمُ وَارْحَمْنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيدٍ نَعْمَ
النَّصِيرُ ، يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا عَلِيمُ يَا حَكِيمُ ، اللَّهُمَّ إِنَّا عِبِيدُكَ وَجُنْدٌ مِنْ جُنُودِكَ
مُتَعَلِّقُونَ بِجَنَابِ نَبِيِّكَ مُتَشَفِّعُونَ إِلَيْكَ بِحَبِيبِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَامَامِ الْمُرْسَلِينَ وَ
ارْضَ عَنِ إِلَهٍ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

درد و شریف پڑھنے کے آداب

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام اکٹھے پڑھنا زیادہ مناسب اور مستحب ہے اس لیے کہ صَلُّوا کے ساتھ ہی سَلِّمُوا کا حکم موجود ہے۔ لیکن صرف صلوٰۃ پڑھنا یا صرف سلام پڑھنا بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ سب طریقے خود احادیث سے ثابت ہیں۔ صرف سلام پڑھنا نماز کے تشہد سے ثابت ہے۔ صرف صلوٰۃ پڑھنا حدیث سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

(۹۰)۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُونِي كَقَدْحِ الرَّايِبِ، إِنَّ الرَّايِبَ يَمْلَأُ قَدْحَهُ فَإِذَا فَرَغَ وَعَلِقَ مَعَالِيقَهُ فَإِنْ كَانَ فِيهِ مَاءٌ شَرِبَ حَاجَتَهُ، أَوْ الْوَضُوءَ تَوَضُّأً، وَإِلَّا أَهْرَقَ الْقَدْحَ فَاجْعَلُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ وَفِي أَوْسَطِهِ وَلَا تَجْعَلُونِي فِي آخِرِهِ [شعب الایمان للبيهقي: ۱۰۷۸]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسافر کے برتن کی طرح مت بناؤ، مسافر اپنا برتن بھر لیتا ہے، جب فارغ ہوتا ہے اور اپنا سامان اٹھا لیتا ہے تو اگر اس میں پانی موجود ہو تو پی لیتا ہے یا وضو کر لیتا ہے ورنہ اسے گرا دیتا ہے۔ مجھ اپنی دعا کے شروع میں رکھو اور اسکے درمیان میں رکھو اور (صرف) آخر میں مت رکھو۔

درد و شریف بے وضو پڑھنا بھی جائز ہے۔ مگر با وضو ہو کر پڑھنا صاف ستھر لباس پہن کر پڑھنا، خوشبو لگا کر پڑھنا، قبلہ رخ، التحیات کی حالت میں بیٹھ کر پڑھنا، صاف ستھری جگہ بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے۔

بعض مشائخ کمرے میں اگر بتی سلگانا یا اپنے سامنے مصلے پر گلاب کے پھول رکھ کر درد و شریف پڑھنا تجویز فرماتے ہیں۔ اگر درد و شریف کے الفاظ کا مطلب بھی سمجھ میں آ رہا ہو تو کیا ہی بات ہے۔ اللہ کریم زیادہ سے زیادہ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَهَادِيْنَا وَشَفِيعِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى
وَصَلِّ عَلَى قُوَّتِهِ وَصَلِّ عَلَى هِمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَى عِلْمِهِ وَصَلِّ عَلَى حِكْمَتِهِ وَصَلِّ
عَلَى مَقَامِهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَعُتْرَتِهِ وَأُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ -

☆.....☆.....☆

Islam The World Religion

Islam The World Religion



Islam The World Religion



Islam The World Religion



Islam The World Religion



Islam The World Religion



Islam The World Religion



Islam The World Religion



Islam The World Religion

